شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ
(سورۃ ابراہیم، 14/24)

شجرۂ طیّبہ نقشبندیہ مجدّدیہ

خواجۂ خواجگان حضرت سیّد نور محمّد گیلانی چوُراھی رحمۃ اللہ علیہ

از

حضرت خواجہ سیّد غلام محمّد شاہ گیلانی چوُراھی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

پیر سیّد بدر مسعود گیلانی، چوُرا شریف
ایم۔اے، اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)

جماعت خدّام اہلسنّت
دارالارشاد چورا شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اے شاہِ نقشبند! نقشِ مرا بہ بند — نقشِ چناں بہ بند کہ گویند نقشبند
شیأً للہ من گدائے مستمند — المدد خواہم ز شاہِ نقشبند
بے شک تُو پیر کامل یا شاہِ نقشبند! — مشکل کشائے ہر ولی یا شاہِ نقشبند!
اسمے بہاؤالدیں توئی سُلطانِ اولیا — قطبِ ہمہ سِلاسلے یا شاہِ نقشبند!
یا مجدد الف ثانی! غوثِ اعظم پیرِ ما — بخش و بخشا از جنابِ کبریا تقصیرِ ما
با مریداں بہرِ حق یک جلوۂ جانانہ — ما کا مُلکِ ولایت، صاحبِ تدبیرِ ما

شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ
(سورۂ ابراہیم، 14/24)

شجرۂ طیّبہ نقشبندیہ مجدّدیہ

جناب خواجہ سیّد نور محمّد گیلانی

المعروف بحضرت جناب باباجی صاحب تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شجرہ شریف مصنفہ جناب مولانا و ہادیٔ نا حضرت سیّد غلام محمّد شاہ گیلانی صاحب سکنہ چورہ شریف ،
مدح شریف تصنیف جناب مولوی عبدالحکیم صاحب ساکن ابیٹی علاقہ پونچھ و کریم بخش وغیرہ،
واسطے فائدہ خاص و عام کے، طبع کر کے درویشانِ عقیدت مند کو مفت دیا گیا۔

(مطبوعہ، مطبع منشی فخرالدین، لاہور)

شائع کنندہ؛ جماعت خُدّامِ اہلسنّت دارالارشاد چورا شریف (پاکستان)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	''شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ''
مؤلفہ	حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتشریح	سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی، آستانۂ عالیہ نوریہ چورا شریف
ضخامت	96 صفحات
تعداد	گیارہ سو (1100)
شائع کنندہ	جماعت خدام اہلسنت، دارالارشاد چورا شریف (پاکستان)
طباعت	ظفر اینڈ فضل پریس، بیرون امین پور بازار، فیصل آباد۔
سن اشاعت	(باردوم) فروری 2018ء
ہدیہ	______ روپے

ملنے کے پتے ---- پیر سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی، آستانۂ عالیہ چورا شریف، ضلع اٹک ۔
فون: 5516250 0345

---- قاری یٰسین اصغر، سانگلہ ہل۔ فون: 6133595 0341

---- جلیل احمد، فیصل آباد۔ فون: 7291086 0300

---- جمیل احمد عارف، لاہور۔ فون: 4012035 0300

---- محمد عرفان انور، فیصل آباد ۔ فون: 7272843 0300

کتاب ہٰذا کی تمام تر آمدنی جماعت خدام اہل سنت کے نام وقف ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	5
2	تعارف مترجم کتاب ہٰذا	7
3	شجرہ شریفہ نقشبندیہ	11
4	سوال (مناجات)	17
5	شجرہ طریقت نقشبندیہ	19
6	سوال	22
7	درمدح جناب باباجی تیراہی رحمۃ اللہ علیہ	24
8	مدح دیگر از عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ	27
9	مدح دیگر	28
10	مدح دیگر	31
11	اسمائے گرامی خلفاً کرام باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	32
12	اسمائے گرامی خلفاً سیّد فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	34
13	خلفاً خواجہ سیّد دین محمد رحمۃ اللہ علیہ	34
14	خلفاً خواجہ سیّد شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ	35
15	پنجابی نظم از خلیفہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ	37
16	شجرہ شریف از خواجہ سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	42

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
17	در فضیلتِ اولیأ وصحبت آن	45
18	حدیث شریف	46
19	حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	47
20	معیت اولیأ اللہ	48
21	وسیلہ صالحین اُمت	59
22	در بیان اُمت مسنون بیعت	50
23	شانِ اولیأ	52
24	شانِ اولیأ	54
25	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت	57
26	حدیث بیعت	59
27	وظیفہ برائے صاحبانِ طریقت	65
28	اشعارِ عبرت	68
29	حرفِ آخر	72
30	سیرتِ واحوال خواجگانِ نقشبندیہ	73

اِبتدائیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ شجرۂ طریقت حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ میں، مطبع مُنشی فخر الدین، لاہور سے شائع ہوا۔ حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت 1908ء میں ہوئی، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کو ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اگر چہ یہ ایک منظوم کتاب ہے لیکن اس میں کئی تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں مثلاً حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا روافض کے ساتھ مناظرہ ہوا، جس کی منظر کشی ایک نظم کی صورت میں کی گئی ہے۔ اس سے حضرت کے علمی مرتبہ کا بھی پتا چلتا ہے کیونکہ علمی مناظرہ وُہی کر سکتا ہے، جسے قرآن و سنت کے علوم پر مکمل عبور حاصل ہو۔

حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ باباجی خواجۂ خواجگان سیّد نور محمد گیلانی نقشبندی مجددی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ کے حسن ظاہری کی وجاہت کا یہ عالم تھا کہ گھوڑا آپ کے وجود کے جلال کو برداشت نہیں کر سکتا تھا، جس کی وجہ سے آپ اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرتے یا پھر کئی میل کا سفر پیدل طے کرتے ہوئے منزل مقصود پر پہنچتے۔ آپ نے اپنی زندگی میں دو تین طویل سفر کشمیر اور وسطی ہندوستان تک فرمائے، جن کے دوران سینکڑوں غیر مسلم صرف آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ قلیل عرصہ میں آپ نے طریقت کو بہت وُسعت دی۔ بالخصوص کشمیر کا ایسا کوئی علاقہ نہیں بچا، جہاں آپ کے مریدین کی کثیر تعداد موجود نہ ہو۔ ہمارے خاندان کے بزرگ فرماتے ہیں کہ آپ کو اگر چند سال اور زندگی مل جاتی تو آپ نے طریقتِ نقشبندیہ میں ہزاروں اہلِ ایمان کو داخل کر دینا تھا اور سینکڑوں غیر مسلم آپ کی

وجہ سے اسلام کی دولت سے مالا مال ہو جاتے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جس طرح دُنیاوی معاملات میں حاسدین نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں، اسی طرح دینی حاسدین بھی انتہائی قدم اُٹھانے سے باز نہیں آتے۔ حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی علیہ الرحمہ بھی اسی حسد کا شکار ہوئے اور آپ کو پینتالیس (45) سال کی عمر میں زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔

اس کتاب میں فارسی اور عربی زبان میں اشعار کا اُردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے تا کہ اِن زبانوں سے ناواقف حضرات بھی مستفید ہو سکیں۔

مجھے اُمید ہے کہ قارئین کرام، بالخصوص وابستگانِ آستانۂ عالیہ چورا شریف کی طرف سے ہماری اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی

آستانۂ عالیہ چورا شریف۔

فون 0345 5516250

یکم جنوری 2016ء

تعارف مترجم کتاب ہٰذا

پیر سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی مدظلہ، چورا شریف

آپ حضرت خواجہ سیّد صوفی محمد مسعود الحسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ وِلادت باسعادت 14 دسمبر 1961ء 1380ھ کو چورا شریف میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم چورا شریف میں ہی حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی سکول جنڈ سے میٹرک پاس کیا۔ اسی دوران فارسی زبان اپنے والد گرامی قدر سے سیکھی اور مکتوبات فارسی اور دیگر کتب اوائل عمر سے ہی مطالعہ سے گزر گئیں۔ واہ کینٹ میں آرڈیننس فیکٹری میں باقاعدہ ٹریننگ لی اور ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئر نگ حاصل کیا اور وہیں 1981ء میں ملازمت اختیار فرمائی۔ تقریباً پچیس سال ملازمت کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی اور دل جمعی کے ساتھ تبلیغِ دین میں مصروف ہو گئے۔ دورانِ ملازمت ہی آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے اور ایم۔اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔ اسی دوران واہ کینٹ میں ہی حضرت مولانا عبدالرزاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ جو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق تھے، سے تین سال تک قرآن فہمی حاصل کی۔

بیعت وخلافت اور اجازتِ بیعت

اپنے والد گرامی سے بیعت ہو کر انہی کی نگرانی میں سلوکِ مجددیہ کی منازِل طے کیں اور خلافت و اجازتِ بیعت چہار سلسلہ سے سرفراز ہوئے۔

جماعت خدامِ اہل سنت کی تنظیمِ نو

دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور مسلکِ حق اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے لئے 1980ء میں آپ کے والدِ گرامی قدر نے جماعت خدامِ اہل سنت کی بنیاد رکھی۔ اپنے

والد گرامی حضرت پیر سیّد صوفی محمد مسعود الحسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وِصال کے بعد جماعت کی با قاعدہ سر پرستی فرماتے ہوئے آپ نے از سرِ نو منظّم اور متحرک فرما کر تبلیغِ دین کا آغاز فرمایا۔آپ کی شب و روز کی ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں جماعت خدام اہل سنت اس وقت فیصل آباد اور سانگلہ ہل کے علاوہ ، سرانوالی ،24 کلاں اور حویلی لکھا میں اپنی دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔فیصل آباد ، جھمرہ روڈ پر ''جامع مسجد نوریہ چوراہیہ'' کے ساتھ منسلک جماعت کا با قاعدہ مرکز قائم ہو چکا ہے۔

جماعت کے پلیٹ فارم سے سہ ماہی مجلّہ ''انوارِ مجددیہ'' بھی شائع ہوتا ہے۔

آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت ان شاء اللہ تعالیٰ جدید خانقاہی نظام کی طرز پر اپنے کارکنان کی علمی اور روحانی تربیت کے پروگرام پر عملدر آمد کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے اور مختلف مراکز اور خانقاہوں کے قیام اور مستقل محافل ذکر و مراقبہ کے انعقاد کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ اور عربی گرامر، فارسی تعلیم کے با قاعدہ مربوط نظام قائم کر رہی ہے۔

تصنیف و تالیف

آپ کی تصانیف میں سب سے اہم اور سادات چوراشریف کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی کتاب ''اثبات النسب فی نسب سیّد نور محمد گیلانی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ'' ہے، جو آپ نے حضرت پیر سیّد مطیع قادر گیلانی مدظلہٗ کی معاونت سے جان جوکھوں کی محنت شاقہ سے تحریر فرمائی اور ساداتِ چوراشریف کے نسب شریف پر لگائے جانے والے بے بنیاد اعتراضات کا ٹھوس تاریخی و دستاویزی دلائل کے ساتھ جواب دیا۔آپ نے مسیحائے وقت کا کردار ادا کرتے ہوئے خاندانِ چوراہیہ اور محبین کے زخمی دلوں پر وہ مرہم رکھا، جس کے وہ عرصہ سے منتظر تھے۔مستقبل کا مؤرخ ساداتِ چوراشریف کا ذکر کرتے ہوئے کبھی بھی اس

کتاب کی اہمیت کو نظر انداز نہ کر سکے گا۔ کتاب ''اثبات النسب'' کا ایک ایک لفظ اپنی حقیقت کی گواہی دیتا نظر آتا ہے۔

تصوّف کے فروغ کے لئے آپ کی تحریر کردہ راہنما کتاب ''نورِ طریقت'' طباعت کے مراحل میں ہے۔ کتاب ''جواہر نقشبندیہ'' جس کو مرتب ہوئے تقریباً پچیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے، آپ نے اس کے چوتھے ایڈیشن کی تیاری اپنی نگرانی میں بڑی عرق ریزی سے کروائی۔ آپ کے نورانی قلم سے ان گنت مضامین مجلّہ ''انوارِ مجددیہ'' کی زینت بنتے ہیں۔

دیگر تحریری مصروفیات کے ساتھ ساتھ اِس وقت آپ '' مکتوباتِ امامِ ربانی'' کے منتخب حصوں کا ترجمہ وتشریح فرما رہے ہیں۔ نیز عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندیوں پر فائز آپ کے نورانی قلم سے قرآنِ مجید کا فارسی سے اُردو میں ترجمہ بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے، جو نہ صرف انشاءَ اللہ تعالیٰ اپنی مثال آپ ہوگا بلکہ متلاشیانِ راہِ ہدایت کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگا۔

اخلاق وعادات

آپ کو خدائے ذوالجلال نے ایسی سحر انگیز شخصیت سے نوازا ہے، جس کی نظیر ملنا محال ہے۔ بے حد ملنسار، خوش گفتار اور شگفتہ مزاج کے حامل ہیں، طبیعت میں سادگی، نفاست اور لطافت رچی بسی ہوئی ہے، دِلوں میں اُترنے کا ملکہ رکھتے ہیں، اس کے باوجود حاضرین پر آپ کا رُعب طاری رہتا ہے۔ کمال دُور اندیشی اور مضبوط قوتِ فیصلہ کے مالک ہیں۔ جلال اور جمال کا ایسا حسین امتزاج ہیں کہ دیکھنے والا فیصلہ نہیں کرسکتا کہ جمال حاوی ہے یا جمال۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ و جاوید نمونہ ہیں۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گرمی آپ کے سینہ مبارک میں اس طرح کوٹ کوٹ کے بھری ہے کہ حاضرین محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری و باطنی حسن سے مالا مال کررکھا ہے۔

خطابت کا ایسا ملکہ اللہ ربّ العزت نے آپ کو عطا فرمایا ہے کہ حاضرین کی نفسیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے موضوع اور الفاظ کا انتخاب فرماتے ہیں اور محبتِ رسول ﷺ کے سیلاب میں حاضرین کو اپنے ساتھ بہالے جاتے ہیں، یوں حاضرین بارگاہِ نبوت کے جلووں سے بے خود ہوئے جاتے ہیں۔آپ کے خطابات اور عمومی گفتگو بالعموم عقائدِ اہلِ سنت و جماعت کے اثبات پر محیط ہوتے ہیں۔آپ کی یہ خدمتِ دین اُمتِ مسلمہ کی آئندہ نسلیں بھی فراموش نہیں کرسکیں گی۔

آپ مطالعہ کا نہ صرف اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں بلکہ بے حد وسیع مطالعہ کے حامل ہیں، متنوّع نعتیہ کلام، کلامِ اقبال، مثنوی مولانا روم اور تصوف، خصوصاً مکتوباتِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق رکھتے ہیں۔

کِسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

جماعت خدامِ اہلسنت کے جملہ اراکین بالخصوص جماعت میں مختلف ذمہ داریاں ادا کرنے والے خدام آپ کے دست و بازو ہیں۔

محمد شفیق احمد مجددی

انچارج شعبہ تصنیف و تالیف

جماعت خدامِ اہل سنت، چورا شریف

11 ستمبر 2017ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ شریفہ نقشبندیہ

اِلٰہی! از طفیلِ شاہِ شاہان

ضمانت دارِ حالِ ما تباہان

اے پروردگار! جناب شاہِ دوجہاں ﷺ کے وسیلہ سے ہم تباہ حالوں کو اپنی امان میں لے۔

جنابِ مستطابِ سیّدِ پاک

کہ ایزد فخرِ او کرد است لولاک

اس سیّد پاک ﷺ کے طفیل جو مطہر ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے فخر لولاک بنایا۔

بحرمتِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ

کہ ازو کفر را گشتہ نگون سر

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے جنھوں نے کفر کو سرنگوں کردیا۔

برائے حضرتِ سلمان فارسؓ

کہ فیضانش بسنگِ جہل پارس

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے کہ جن کا فیضان جہالت کے پتھروں کے لئے پارس کی تاثیر رکھتا ہے۔

پئے آں مظہرِ قاسمؒ فیوضات

رموزاتِ نہاں کردی فتوحات

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) جو فیوضات کے مظہر ہیں، جن پر خفیہ رموز کھولے گئے۔

بحقِ جعفرؓ آن پیر صادِق
کہ امراضِ جہل را بود حاذق

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے جو امراضِ جہالت سے نجات دینے کے ماہر ہیں۔

بحرمتِ بایزیدؒ پیرِ بسطام
کہ رونقِ عارِفان زو یافت انجام

حضرت بایزید بسطامیؒ کے وسیلہ سے عارفوں کی آب وتاب کی تکمیل ہوتی ہے۔

طفیلِ حضرتِ بوالحسنؒ خرقان
کہ در زُہد و ریاضت داشت سامان

حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ کے طفیل، جو زُہد و ریاضت کی دولت سے مالا مال تھے۔

بحرمت خواجہ احمد صاحبِ نور
پئے آن ماتریدی پیر منصور

حضرت خواجہ احمد منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہما کے وسیلہ سے، جو صاحبِ نور ہیں۔

بحرمت بو علی صاحب سعادت
کہ شُد بے مثل در زُہد و قناعت

حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل، جو زُہد و قناعت میں بے مثال تھے۔

پئے یوسُف کہ بود او صاحب سیر
نہ پا بنہاد کس با او درین دیر

حضرت ابو یوسف ہمدانی کے وسیلہ سے، جو سیر (فی اللہ) کے اس مقام پر فائز تھے جہاں کسی دوسرے نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا۔

بحقِ غجدوانی عبدِ خالق
کہ ہمتایش نہ بود ہیچ سالک

حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہما کے وسیلہ سے کہ کوئی سالک ان کا ہم پایہ نہ ہوسکا۔

برائے آن محمد عارفِ پیر
کہ نقشِ عارفان را بست تصویر

حضرت خواجہ عارِف ریوگری کے لئے کہ جن کی صورت کا عارفوں نے تصور باندھا۔

طفیلِ پیشوائے خواجہ محمود
کہ فیضِ او بہر جا ہست موجود

حضرت پیشوا خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل کہ جن کا فیض ہر جگہ موجود ہے۔

بحرمتِ حضرتِ میر علی شاہ
کہ چندیں گمراہان را کرد آ گاہ

حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے جن کے ذریعے کئی گمراہوں کو راہِ حق سے آ گاہی حاصل ہوئی۔

برائے پیشوائے بابا سماسی
تشفی داشت او جز حق شناسی

حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ پیشوائے زمانہ کے طفیل کہ جن کو حق شناسی کے سوا کسی اور چیز سے تسکین نہیں ملتی تھی۔

پئے میرِ کلالِ صاحبِ حال
نہ می زد جز بیادِ حق دِگر فال

حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے جو صاحبِ حال تھے، جنھوں نے یادِ حق کے سوا کسی دوسری طرف توجہ نہ دی۔

طفیلِ نقشبندِ نقشبندان
کزو شد تازہ شوقِ دردمندان

نقشبندیوں کے نقشبند حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل، جن کی وجہ سے دردمندوں کے شوق تازہ ہوئے۔

بحرمتِ آن علاؤالدین عطار

ہزاران خفتہ دل گشتند بیدار

حضرت علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے، جن کی توجہ سے ہزاروں سوئے ہوئے دل بیدار ہوگئے۔

برائے خواجۂ یعقوب چرخی

کہ مخفی نیست از وی رازِ مخفی

حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل کہ جن سے کوئی خفیہ راز بھی مخفی نہ تھا۔

پئے حضرت عبیداللہ احرار

کہ از عشقِ خداوند است سرشار

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل، جو عشقِ الٰہی سے سرشار تھے۔

بحقِ آن محمد پیرِ زاہد

کہ شد بے مثل در کشف و مجاہد

حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے کہ جو کشف ومجاہدہ میں بے مثال تھے۔

طفیلِ آن محمد پیرِ درویش

کہ استعدادِ او بیش است از بیش

حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل کہ جن کی (حصولِ فیض) کی بے حد قابلیت تھی۔

بحرمت حضرتِ آن خواجہ اُمکنگ

توجہ او چو صیقل زنگ از سنگ

حضرت خواجگی اُمکنگی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے کہ جن کی توجہ سے پتھر دل بھی چمک اٹھتے تھے۔

بہ عبدالباقیؒ باللہ باقی

شرابِ معرفت را گشت ساقی

حضرت خواجہ محمد باقی المعروف باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے ساقی ہیں کہ جن کی وجہ سے شرابِ معرفت کا جام گردش میں رہا۔

برائے آن مجدد الف ثانی
نماید در ہمہ صورت معانی

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کہ جن کی وجہ سے ہر صورت میں معانی کا ظہور ہوا۔

پئے حضرت محمد خواجۂ معصوم
کہ از فیضش نہ رفتہ ہیچ محروم

حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے طفیل کہ جن کے فیض سے کوئی محروم نہ رہا۔

محمد نقشبندِ پیرِ ثانی
کہ فیضش بود ہر جا ارمغانی

حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کہ جن کے کشف و برہان کا فیض ہر جگہ تھا۔

محمد کان زبیرش یافت القاب
بہ مثلِ اوست در اوصاف نایاب

حضرت خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ جن کا نام ہے، ان کے اوصاف کا حامل کوئی دوسرا نایاب ہے۔

محمد سیّد اشرف معدنِ الجود
کہ از وی دید ہر کس رُوئے بہبود

حضرت سیّد محمد اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ جو سخاوت کی کان ہیں جن سے ہر کسی نے ترقی درجات پائی ہے۔

بحرمت شاہ جمال اللہ کامل
مقدس سیرتِ باوست شامل

حضرت سیّد جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل کے طفیل کہ جن کی سیرت میں پاکیزگی بدرجۂ

کامل موجود تھی۔

برائے پیرِ آن عیسیٰ محمد
کہ شد مامور در دینِ محمدؐ

حضرت پیر سیّد محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے جو دین مصطفیٰ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم پر چلنے والے تھے۔

بہ فیض اللہ محمد پیرِ خواجہ
بچرخِ دینِ احمد بود چون ماہ

حضرت خواجہ سیّد محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل، جو دین محمدی کے آسمان پر چاند کی طرح چمکے۔

پئے نورِ محمد نامور پیر
کہ فیضِ اوست ہر جا شکر و شیر

حضرت خواجہ سیّد نور محمد رحمۃ اللہ علیہ شیخ نامور کے وسیلہ سے کہ جن کا فیض ہر جگہ شیر و شکر کی طرح مرغوب ہوا۔

طفیلِ شاہِ محمد رہنمایم
بسوئے گنجِ عرفان رہنمایم

حضرت سیّد شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل، جو ہمارے رہنما ہیں اور عرفان کے خزانوں کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

غلامِ شاہِ عاجز نقشبندی
مر او را دہ اِلٰہی سربلندی

ان سب حضرات کے طفیل سیّد غلام محمد شاہ نقشبندی عاجز و مسکین کو سربلندی عطا فرما۔

سوال (مناجات)

یا ربّ ! صدقہ نبی کریمؐ
کر توں عرض قبول یتیم
رحم کریں توں یا سُبحان !
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

صدقہ حضرت اُس صدیقؓ
کرم کریں توں اے شفیق !
ہویاں غم تھیں بہت حیران
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

صدقہ بہاؤالدین گرامی
میرے بخش گناہ تمامی
توں ہے بخشن ہار بدان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

صدقہ نقشبند اے ربِّ ودود!
حاصل کر میرے سب مقصود
ظاہر باطن دی گل جان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

حضرتِ خواجہ الفِ ثانی
روشن ماہ ہے دوجہانی
صفتوں قاصر ہے زبان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

طفیلِ مجدد ذاتِ لطیف
مزار جنہاں سرہند شریف
کرو قبول میری داستان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان
فیض اللہ شاہ ہے اہلِ کمال
شاہ نور محمد نیک خصال
رُتبہ اُونہاں دا عالی شان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان
چشمۂ جود خواجۂ تیراہ
گمراہاں نوں دَسّے راہ
مَیں ہاں سگ درِ دربان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان
صدقہ شاہِ محمد عالی
جیں پر تیرا فضل کمالی
میرا ہے او مان تران
یا ربّ ! مشکل کریں آسان
ہادی میرے روشن ماہ
چورہ مسکن عالی جاہ
محمد سعید ہے مدح خوان
یا ربّ ! مشکل کریں آسان

شجرۂ طریقت نقشبندیہ

مجددیہ نوریہ چوراہیہ

یا خدایا ! رحم کر خیرالوریٰؐ کے واسطے
اور شہِ صدیقؓ یارِ مصطفےٰؐ کے واسطے

دُور کر رنج وتعب ہیں،جس قدر سر پر مِرے
خواجۂ سَلمانؓ فارِس ، پارسا کے واسطے

ہو مِری حاجت روائی اے خداوندِ کریم !
حضرتِ قاسمؒ، شہِ مُلکِ ہُدا کے واسطے

ہووے راحت مجھ کو دو جگ میں ہمیشہ یااِلٰہ!
جعفرِ صادِقؒ ، امامِ اولیأ کے واسطے

دے قناعت اور صبوری، اے خداوندِ وَدُود !
با یزیدؒ راہ رَوِ مُلکِ بقأ کے واسطے

بُردباری ہو عطا ، مجھ کو خدائے ذوالجلال
خواجۂ ابوالحسن خیرالدعا کے واسطے

کوئی حاجت ہو مرے سر پر ، وہ فوراً ہو ادا
خواجۂ منصور ، ابو اہلِ حیا کے واسطے

کُلفتیں سب دُور ہو جائیں مرے سر سے مجیب
بوعلی اعلیٰ مراتِب ،باصفا کے واسطے

بخش دے مجھ کو سرُور و راحت و عیش و طرب
خواجۂ یوسُف شہِ حُسن اللقا کے واسطے

کر ہدایت نیک کاموں کی عطا مجھ کو خدا !
خواجہ عبدالخالق، اُس حاجت روا کے واسطے

قہر سے مجھ کو اماں دے اور نہ ہو کچھ باز پُرس
خواجۂ عارِف محمد ، رہ نُما کے واسطے

نفسِ سرکش سے بچانا مجھ کو یا ربِّ جلیل !
خواجۂ محمود ، محمود اتقیا کے واسطے

دے مجھے طاقت عبادت کی خدایا مالکا
حضرتِ خواجہ علی ، مشکل کشا کے واسطے

دولتِ عقبٰے سے مالا مال ہو جائے فقیر
خواجۂ بابامحمد باسخا کے واسطے

رُوزِ محشر ، نار سے مجھ کو بچانا یا عزیز !
خواجۂ سیّد امیرِ بے ریاؑ کے واسطے

مشکلیں حل ہوں میری، اے بادشاہِ دوجہاں!
شہ بہاوالدین، تاجِ اولیاؑ کے واسطے

گور کی تکلیف سے مجھ کو بچانا یاسمیع!
حضرتِ یعقوب چرخی اصفیاؑ کے واسطے

حضرتِ خواجہ عبیداللّٰہ کی خاطر دے مراد
اُس محمد زاہد صاحب دُعا کے واسطے

خواجہ درویشِ محمد ، رہنمائے دینِ حق
مظہرِ فیضِ خدا ، جود و عطا کے واسطے

حرکتِ شیطاں سے مجھ کو باز رکھنا اے عظیم !
خواجہ اُملکنگی ولی، کامِل صفا کے واسطے

ہو حصولِ مُدعا یا کبریا جلدی مرا
باقی باللہ شیخ ، مقبولِ خدا کے واسطے

نزع کی ہووے نہ کچھ تکلیف مری روح کو
اُس مجدد الف ثانی اولیأ کے واسطے

خواجۂ معصوم عاصِم، منبعِ فیضِ خدا
ہادئ راہِ ہدایت، مقتدأ کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد اہل عرفان و یقیں
نقشبندِ ثانی، پیر ہُدا کے واسطے

کر تواضع کا مجھے عادی خدائے ذوالمنن
حضرتِ خواجہ زبیرِ ، با ضیا کے واسطے

عُجب اور نخوت سے مجھ کو دُور رکھنا یا وہاب
قطبِ دیں،قطب الہدیٰ،قطب الوریٰ کے واسطے

صاف ہو باطن مرا ،ہے مُدعا اور التجا
خواجۂ عالم ، جمالِ حق نما کے واسطے

کچھ نہ ہو ہم کو شکایت داد اور امراض سے
پیر عیسےٰ ہادئ راہِ ہدا کے واسطے

مبدأ فیضِ خدا و حامیٔ دینِ رسولؐ
شیخ فیض اللہ ، ولیؒ باخدا کے واسطے
روضۂ احمد نبی مجھ کو دِکھا دے اے حکیم !
خواجۂ نورِ محمد پیشوا کے واسطے
باغِ جنت میں جگہ مجھ کو بھی دینا یا علیم !
خواجۂ شاہِ محمد اِہتدا کے واسطے
بخش دے یا رب ! غلامِ اصفیا کے سب گناہ
جُملہ پیرانِ طریقت ، اولیاؒ کے واسطے

سوال

حضرت قطب الدین دے تائیں کراں سوال ہمیشہ مَیں
غفلت والی خواری وچوں رہندا انت اندیشہ مَیں
باہجھ جنابِ اِلٰہی مینوں تکوا ہور نہ کائیدا
کرو نِگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا
حضرت سیّد جمال اللہ نوں خلقت ویکھ خوشحال ہون
نال نگاہ کرم دی ویکھن دل تھیں سب زنگار دھون
روشن دل نوں ایویں کردے، جیویں شیشہ چمکاری دا
کرو نِگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا
حضرت عیسےٰ مرشدِ کامل ہوئے پیر طریقت دے
شوقوں پیالے بھر بھر دیندے مرشد اُمی عالم دے

کُجھ حساب نہ خلقت آوے لکھ کروڑ ہزاری دا
کرو نِگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا

ولی اللہ فیض اللہ صاحب کامل وچ فقیری دے
جس تے نظر کرم دی تکن ، لائق ہووے پیری دے
ہر اِک تائیں ذکر دِلے دا جاری لیل نہاری دا
کرو نگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا

حضرت شیخ نورمحمد ، اشرف نام اعلیٰ حضرات
جس وَل نال کرم دے ویکھن ، حاصل ہون کئی درجات
ظاہر باطن کامل اکمل ، حکم خدا جباری دا
کرو نگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا

حضرت شاہ محمد صاحب ، رہبر راہ طریقت دے
پونچھ پنجاب ہوئے سب روشن ، چن چڑھے حقیقت دے
جس پر نظر کرم دی پوندے ، اللہ ہُو پکاری دا
کرو نگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا

کل تمامی اسم گرامی دا ہے وِرد زبان میرا
اوّل آخر ، ظاہر باطن ، ایہہ ہے مان تران میرا
ہر اِک اسم مبارک تائیں ، غلام شاہ چِتاری دا
کرو نگاہ میرے وَل حضرت ، مطلب کل سواری دا

درمدح جناب باباجی صاحب تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

بَرو در خطۂ تیراہ ، اگر دَولت ِدین خواہی

توصل کن بہ باباجی ، چون قصدِ واصلین خواہی

اگر تو دولتِ دین کا طلب گار ہے تو خطۂ تیراہ کی طرف چل اور اگر تو واصلین سے ملنے کا خواہشمند ہے تو حضرت باباجی کی بارگاہ میں جا۔

کسے کو رفت در تیراہ ، مشرف فیض می گشتہ

کہ قاسم فیض لم یزلیست ، بے شک پیر تیراہی

جو شخص بھی حصولِ فیض کے لئے تیراہ کی طرف گیا، وہ فیض سے مشرف ہو گیا کیونکہ بلاشک وشبہ پیرِ تیراہی خدائے لم یزل کا فیض تقسیم کرنے والے ہیں۔

چرا نادان می گردی ، چہ می طلبی تو از در ہا

بَرو دربارِ بابا جی ،کہ مفلس را دہد شاہی

تو نادانوں کی طرح در در پر کیوں پھر رہا ہے،تو باباجی کے دربار پر حاضر ہو جہاں مفلسوں کو بادشاہی عطا کی جاتی ہے۔

بہ پیشِ ہمتِ عالیش، قدرِ نیست شاہی را

بَرو دربارِ باباجی ، اگر شاہی ہمی خواہی

باباجی کی اعلیٰ ہمت کے سامنے شاہی کچھ حیثیت نہیں رکھتی،تو اگر شاہی کا طلبگار ہے تو باباجی کے دربار پر چلا جا۔

چو ہستی طالبِ صادق ،لکد زن دونِ دُنیا را

گدائے کن ز پیر ما ، کہ صد چند است از شاہی

اگر تو سچا طالب ہے تو گھٹیا دُنیا کو لات مار اور میرے پیر کے در کا گدا بن جا کہ جن کے در کی

گدائی دُنیا کی بادشاہی سے سینکڑوں درجہ بڑھ کر ہے۔

ہزاران فیض پیش از تو، ازان فیاض می گردند
نمی دانی ز چہ مشہور شد بابائے تیراہی

تیرے سامنے ہزاروں فیوضات ہیں جن سے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں کیا تو نہیں جانتا؟ کہ باباجی تیراہی کس وجہ سے مشہور ہیں۔

زخمس الماً وسین و ہا و کاف باتا خا
ولی اللہ ہمہ گویند ، تیراہی شہنشاہی

پنجاب، سندھ، ہند، کشمیر و کابل، بلخ، تیراہ، بخارا تک سب حضرت خواجہ تیراہی کو ولی اللہ کہتے ہیں اور ملکِ وِلایت پر آپ کی شہنشاہی کو تسلیم کرتے ہیں۔

الا ممنون باباجی ، بدل شو عاملاً شکراً
کہ مشہور است در احسان ، ز اوجِ ماہ تا ماہی

خبردار باباجی کا تو احسان مند ہو، دل سے اس احسان کا شکر کرنے والا بن کیونکہ آپ احسان میں مشہور ہیں جو کہ آسمان کی بلندیوں سے سمندر کی وسعتوں اور گہرائیوں تک پھیلا ہوا ہے۔

ہزاران جان فدا سازی ، اگر اے طالبِ مولےٰ
مقابل ذرۂ احسان ، ولی اللہ تیراہی

اگر اے طالب مولیٰ! حضرت ولی اللہ تیراہی کے ایک ذرہ کے برابر احسان کے مقابل ہزاروں جانیں قربان کی جاسکتی ہیں۔

یکے از الف برناید ، ہمان بہتر کہ از دل و جان
لب از تقصیر جنبانی ، کہ درمانی ز گمراہی

ایک الف (اللہ) کو دل و جان کی مضبوطی کے ساتھ پکڑنا بہتر ہے اور زبان کو گناہوں

کی باتوں سے بچانا تاکہ گمراہی سے بچا رہے۔

مدہ پندِ بہ کس غافل ، دوا کن غفلتِ خود را

کہ شمع دہ رہِ دِگران و خود در عین گمراہی

اے غافل انسان تو دوسروں کو نصیحتیں کرنے کی بجائے اپنی غفلت کا علاج کر،تو اس شمع کی مانند نہ بن جو دوسروں کے لئے تو راستہ روشن کرتی ہے لیکن خود اندھیرے میں ہوتی ہے۔

کسے کین حالِ خود دارد ، نمے زیبد کہ بردیگر

زند باگِ بنادانی کہ اے لاہی و اے ساہی

جس شخص کا اپنا حال درست نہ ہو اس کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی نادانی کے سبب کسی دوسرے کو غافل ونقال سمجھے۔

ز تو ہر یک خبردار است، در ہر باب در دُنیا

بشو مرہون زجان و دل، سگِ پیرانِ تیراہی

دنیا کے ہر معاملہ میں ہر کوئی تجھ سے خبردار ہے،تو اپنے دل وجان پر احسان سمجھتے ہوئے پیرانِ تیراہ کے کتوں کے پاؤں دھو۔

خبردار اے کریم ہرگز ،نہ برداری سرِ خود را

زقدمینِ شریفینِ ہمہ اولادِ آن ناہی

اے کرم والے خبردار! بابا جی جو گناہوں سے روکنے والے ہیں،کی اولاد کے قدموں سے اپنے سر کو ہرگز نہ اٹھانا۔

مدحِ دیگر

از۔عبدالحکیم

شُد ولی از کِرام باباجی ، پیشوائے تمام باباجی

ہر کہ حلِ مشکلات می خواہد ، بوسیلۂ ہمام باباجی

باباجی کے کرم سے کئی ولی بن گئے، حضرت باباجی سب کے پیشوا ہیں۔ ہرکوئی سخی باباجی کے وسیلہ سے اپنی مشکلوں کا حل چاہتا ہے۔

زود باشد قضائے حاجتِ او، واہ چہ عالی مقام باباجی

بمقامی بحاجتی نرود ، ہرکہ آید مقام باباجی

حضرت باباجی کا کتنا عظیم مرتبہ ہے کہ جن کے وسیلہ سے جلد حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں، جو کوئی باباجی کے دربار میں آجاتا ہے اس کو کسی دوسرے مقام پر جانے کی حاجت نہیں رہتی۔

ہیچ رنج و تعب باو نرسد ، ہر کہ باشد غلام باباجی

گر چہ باللہ خواجگی خواہی، کن غلامی مدام باباجی

جو شخص حضرت باباجی کا غلام بن جاتا ہے، اس کو کوئی رنج وغم نہیں ہوتا، اگر تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بزرگ بننا چاہتا ہے تو ہمیشہ حضرت باباجی کی غلامی میں رہ۔

ہست بالغرض مخزنِ اِرشاد ، شاہ گردد غلام باباجی

صاحبِ کشف غافل چہل سال بشنید ند،سلام باباجی

آپ ضرورت مندوں کے لئے رُشد و ہدایت کا خزانہ ہیں، جن کے غلام بادشاہ بن گئے ہیں، سنا ہے کہ چالیس سال تک غفلت میں رہنے والا انسان آپ کی بارگاہ میں پہنچ کر صاحبِ کشف ہو گیا، باباجی پر سلام ہو۔

گر تو پُرسی ز سِرِّ این معنی، بود شخصے غلام باباجی

شد چہل سال بیعتِ او را، کہ نکردہ سلام باباجی

اگر تو اس خفیہ راز کو جاننا چاہتا ہے تو سن! کہ حضرت باباجی کا ایک غلام تھا جس کو چالیس سال ہو گئے تھے کہ وہ آپ کا بیعت ہوا تھا لیکن وہ ایک بار بھی آپ کے سلام کو حاضر نہ ہوا۔

داد او را یکے ز خویشانند ، اے برادر سلام باباجی

دید آن کس جمال در واقعہ، خیر خواہِ انام باباجی

اس نے اپنے قریبی عزیز کے ذریعہ حضرت باباجی کی بارگاہ میں سلام پہنچایا، اس نے خواب میں ایک صاحبِ جمال کو دیکھا جو حضرت باباجی تھے۔

چونکہ اوراطریقِ ذکر آموخت، درشب اندرمنام باباجی

منکشف شد بقدر سی صد میل، کشفِ اورا انعام باباجی

اس نے رات کو خواب میں چونکہ آپ سے طریقۂ ذکر سیکھا تھا جس کی وجہ سے تین سو میل دور حضرت باباجی نے بطورِ انعام اس کو کشف عطا کر دیا۔

اے حکیم از کرم حق خواہی، باش ذاکر بنام باباجی

اے حکیم تو اللہ تعالیٰ سے کرم کا طلب گار بن اور باباجی کا تذکرہ کرتا رہ۔

مدحِ دیگر

نور محمد اسم ہے ہادی ، اُجڑیاں نوں کرے آبادی

اُجڑیاں لکھ وساوَن والا ، واہ واہ مُرشد چورے والا

چورے دے وچ دُھماں پیاں ، چارے گوٹھاں چانوائیاں

باہوں پکڑ کرے اوپرالا ، واہ واہ مُرشد چورے والا

مَیں صدقے ،مَیں گھولی جاواں،لکھ لکھ واری جان گھماواں

ویکھدیاں مُکھ رہے اُجالا، واہ واہ مرشد چورے والا

مَیں عاشق زُلفاں دا قیدی، زُلف کنڈل دامَیں ہاں صیدی
ہر دم پائے زُلف دا جالا، واہ واہ مرشد چورے والا

چشم نگاہ نے جادو پایا ، ہجر تیرے نے ساڑ جلایا
ماہی میرا ہے متوالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

مَیں بیمار وچھوڑے تایا ، اجے نہ ماہی مَیں گھر آیا
اوسدا بے پرواہی چالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

لگا تیر ہجر دا مینوں ، رو رو حال سناواں کینوں
عشق لگاوَن نہیں سُکھالا، واہ واہ مرشد چورے والا

تیراہ والے سانگاں لائیاں، پیر میرے دیاں بے پروائیاں
کیتا چورے طرف کشالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

چورہ آآباد کیتو نے، لہندا چڑھدا چکھ لیو نے
سارا ہندوستان بنگالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

خلقت عرب عجم تھیں آوے، آکے فیض ہزاراں پاوے
رومی شامی سندھ انبالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

عشق تیرے نے لائیاں چاٹاں، رورو کے مَیں نلیاں پھاٹاں
سبق طبق دا نہیں سنبھالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

نور قمر دا ظاہر ہویا ، عالم سارا طاہر ہویا
بحر عشق دا عجب اچھالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

جے مَیں خاک قدم دی پاواں، اوہ اکھیں نوں سرمہ لاواں
علم عرفان دا بحر نرالا ، واہ واہ مرشد چورے والا

هزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

مَیں نے ہزاروں بار مشک و گلاب سے اپنا منہ دھویا لیکن ابھی تک اس منہ سے آپ ﷺ کا نام لینا بے ادبی میں شمار ہوگا۔

حضرت خواجۂ خواجگان، غوث العالمین، قطب الاقطاب، عالی جناب، مظہر خوارق و کرامات و جامع درجاتِ ولایت، دافعِ بدعات وضلالت، عاملِ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ، وارثِ کمالاتِ نبویہ، عارجِ معارجِ وِلایات، امامِ طریقت ومقتدائے حقیقت و پیشوائے شریعت، جناب مولانا ومرشدنا سیّد نور محمد گیلانی باباجی صاحب تیراہی قدس اللہ سرہ العزیز، علمائے راسخین سے ہیں اور طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کے آفتابِ تاباں گزرے ہیں۔ حضرت ہر چہار طریقہ، نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ میں جناب امامِ ربانی، حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز سے روحانی طور پر مجاز ہیں اور ظاہری بیعت حضرت کی انہی ہر چہار سِلاسل میں اپنے والدِ بزرگوار حضرت خواجہ سیّد فیض اللہ گیلانی صاحب قدس سرہ العزیز سے ہے اور ہر چہار سلسلۂ مذکورہ میں اب تک اُن کے فرزندانِ عالیشان طلبائے صادقین کو فیض رسانی کررہے ہیں۔

علاوہ اس کے، سیزدہ (13) خانوادہ کا اجازت نامہ بمعہ سندی سلسلوں کے اب تک حضور کی اولاد میں قلمی موجود ہے۔ جن کو ہر ایک طالبِ حق اپنی تشفی قلب کے لئے ملاحظہ کر سکتا ہے۔ اِس فقیر کو بھی اُن کے اجازت نامہ جات کا فخر حاصل ہے اور میرے پاس بھی

موجود ہیں، بباعثِ طوالت اِس جگہ درج نہیں کئے جاتے۔ نیز مجھے اپنے والدِ بزرگوار صاحب سے مذکورہ الصدر ہر چہار سلاسل مستند اجازت ہے، وباللہ التوفیق۔

فقیر سیّد غلام محمد شاہ گیلانی نقشبندی

نوٹ: ان تیرہ (13) سلسلوں کے شجروں کو حضرت سیّد شاہ محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''وظائفِ نوریہ'' میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ (سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی)

مدحِ دیگر

اوّل صفت خداوند تائیں ، قابل جس دی سب ثنائیں
داخل خارج دا اوہ سائیں ، راز کسے نہ پایا ہے
واہ واہ ربّ معلیٰ میرا ، جس کل جہان بنایا ہے

دُرود کہاں میں بے شماراں ، لکھ لکھ واری اتے ہزاراں
خاطر جس دے سبھے کاراں، لولاکی درجہ پایا ہے
واہ واہ نبی محمدؐ مرسل، جس عالی رُتبہ پایا ہے

چارے یار نبیؐ دے جانو ، وچ شریعت گوہر مانو
شریعت دے ایہہ تھم سیانو ، جنھاں مخالف کفر ونجایا ہے
واہ واہ یار نبیؐ دے چارے ،جنھاں قرب حضوروں پایا ہے

پہلا یار حضرتؐ دا آیا ، جس دا نام صدیقؓ بتایا
صدق ساری عمر کمایا ، اُس جھوٹھا سخن نہ لایا ہے
واہ واہ یار نبیؐ دا پیارا ، جس قرب حضوروں پایا ہے

اِس لڑی دا نام گرامی ، نقشبندیہ کہن عوامی
جگ سارے وچ ایہہ ہے نامی ، ایہہ خانہ فقر دا آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، ملک تیراہ وچ آیا ہے

پُشت بہ پشتی ایہہ طریقہ ، دائم ساوا رہیا حدیقہ
تیراہ پہتا آ رفیقا ، تیراہیاں درجہ پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، ملک تیراہ وچ آیا ہے

تیراہ وچ جاں ہوئی رُشنائی ، جنوب شمالوں خلقت آئی
وانگ پتنگاں گھیرا پائی ، نفی اثبات پڑھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، ملک تیراہ وچ آیا ہے

اِس رُشنائیوں شہر بازاراں ، شمع جگائیاں بے شماراں
لاٹ جنھاں دی چمکن داران ، خالی ہتھ نہ آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

اسمائے گرامی خلفائے جناب باباجی صاحب
بمعہ سکونت وغیرہ

تھوڑا سخن سناواں اڑیا ، اِک شعلہ نتھیالاں والیاں کھڑیا
اُس تھیں ذرہ باؤلی وڑیا ، بزرگ مکان بنایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

اِک ہور بات سناواں بیلیا ، شعلہ کہیاں والیاں کھڑیا
اُس تھیں ذرہ موہڑے وڑیا ، فیاض مکان بنایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

اِک عجب قصہ سناواں اڑیا ، کچھ فیض حبیب اللہ بسائیں کھڑیا
اُس تھیں فیر نور شاہ نے کھڑیا ، اُس اعلیٰ رُتبہ پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

اِک گل ہور سناواں سنگیا ، اِک شعلہ روپڑاں والیاں کھڑیا
اُس تھیں مظفر دین نے کھڑیا ، اُس بہتاں فیض پچایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

حکایت اِک سناواں جنیا ، فِر فیض چنن شاہ آلومہاری کھڑیا
اُس تھیں محمد صدیق نے منگیا ،اُس خلقاں رنگ چڑھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

مڑ تینوں بات سناواں سجنا ، چمکارا بنّی والے کھڑیا
اُس تھیں قاسم شاہ نے چکھیا ، اُس فیض نوں ونڈ چکھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

ہور عبد اللطیف ہینے پشوری ، فضل احمد ہینے دھم توڑی
حسن علی جو ہے بھوت ماری ، اینھاں سبھناں رنگ چڑھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

سُن محمد بخش لدھیانے والا ، شاہ مرتضےٰ فیر رتڑانوالا
سلطان محمود پٹیالے والا ، اِنھاں فیض دا بدّل وسایاہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

خلفائے جناب خواجہ سیّد فقیر محمد صاحب حضراتِ کلاں

غلام محی الدین ہے باولی والا ، جوڑا جماعت علی شاہ علی پور والا
غلام نبی چک قریشیاں والا ، اِنہاں وصل اِلٰہی پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

عبدالکریم راولپنڈی والا ، شیرباز ہینے بڑکی والا
غلام قادر کوٹلی ہیریوالا ، مولوی بگیاں والے فیض ودھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

خلفائے حضرت قبلہ وکعبہ سیّد دین محمد شاہ گیلانی المعروف جناب حضرات ملّا صاحب

امیر شاہ پشاور والا ، غلام حسن بھلیسر والا
گلاب شاہ ہے شیخ پور والا ، اِنہاں قرب حضوری پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

حیدر شاہ ہے رتڑاں والا ، حاکم بیگ ہے خلچیاں والا
غلام مصطفٰے لدھیانے والا ، اِنہاں عشق حقانی پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

خلفائے سرکردہ، سالکین مرجع خلائق،

حضرت سیّد شاہ محمد گیلانی المعروف حضرات خورد صاحب

نور شاہ شہر پونچھ والا، پیر بہادر شاہ اڑائیں والا
شاہ محمد بسائیں والا ، اِنہاں فیض جنابوں پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

مڑ اکبر شاہ ہے رکرتو والا ، میر صاحب پہاڑنگ والا
محمد سعید ہے پنج وڑ والا ، اِنہاں فیض دا بحر چلایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

ہور محمد خاں ہے دھم تھل والا ، محمد حیات اجنالے والا
محمد سلام سرانوالی والا ، اِس چشموں فیض اِنہاں پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

خلیفے حضرت دے لکھ کروڑ ، کتاب بنایاں بن دی ہور
اِس شجرے وچ مٹن نہ ہور ، اِک مشت نمونہ خروار اُٹھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

ایہہ چشمہ جانڑوں خاص نورانی ، مصدر فیض جاوِدانی
سونڑا چشمہ فیضی پانی ، پُچھو جس منہ پایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

چورے شان کوہ طوری پایا، ہرنوں فیض ایتھوں حاصل ہویا
واہ نصیب چورے دا ڈھویا ، بزرگ چورے وچ آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

واجب شکر خداوند باری ، جس ایہہ نعمت ملک پساری
مُلکاں والے وارو واری ، نعمت عظمےٰ آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

جاں ایہہ مرشد ہتھ پنیہندے ، پُر تاثیروں سخن الیہندے
پتھر کوٹ دِلاں دے ڈھیہندے ، غلغل دلاں مچایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

سخن اِنہاں دے دُر بدخشاں ، وانگ ستارے کردے نقشاں
جیویں نگینہ نقش بحرفاں ، ذاتی اسم پڑھایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

ولی مکمل مُڈھ قدیمی ، صفتاں وصفاں وچ کریمی
سوہنا سخی زبان حلیمی ، شعلہ نوری آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

عالم فاضل فیض جہانی ، نیکاں بداں فیض رسانی
لہندے چڑھدے ہوئی نشانی ، ہر جا فیض پچایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

پُر تاثیروں سخن اِنہاں دے ، وعظ نصیحت چکھ دِلاں دے
بدعت وجودوں سب گواندے ، ایسا فیض وسایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

بے کساں دا ہے وسیلہ ، ربّ دی رحمت دا ہے حیلہ
ہادی کامل ہے رنگیلا ، ولی خدا دا آیا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

چورا مکان ہے برکت والا ، برکت دِتی ربّ تعالیٰ
ایتھے چانن خوب نرالا ، اِس ہر جا چانن لایا ہے
واہ واہ کامل ولی اللہ دا ، شہر چورے وچ آیا ہے

پنجابی نظم از خلیفہ عبدالکریم

فقیر نے 1315 ہجری (بمطابق 1897ء) میں ملک پونچھ کی سیر میں روافض اور مُلحدوں سے مباحثہ کیا۔فرقہ روافض و مُلحدین نے عوام الناس میں زِک اُٹھائی اور تائب ہوکر شریعتِ برحق پر قائم ہوکر راہِ راست پر آئے۔اِس موقع پر خلیفہ عبدالکریم صاحب صادِق الاعتقاد نے یہ نظم پنجابی میں تصنیف فرما کر سعادتِ دارین حاصل کی۔

(سیّد غلام محمد شاہ گیلانی)

چورے تھیں جد واگ اُٹھائی ، طرف پہاڑاں کرن چڑھائی
بہت خلیفہ نال ہمراہی ، منزل و منزل آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

منزل و منزل پتّن آئے ، اوتھے آ کے ڈیرے لائے
ملّاحاں سن کے سیس نوائے ، بیڑا ترت ٹھلایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

حضرت جدوں پلندری آئے ، اوتھے قدم مبارک پائے
وچ مسجد دے ڈیرے لائے ، ایہ مولا فضل کرایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

پلندری خاص جاں آیا ہادی ، غل پیا بر خانۂ شاذی
کئی گھر اُجڑے ہوئے آبادی ، شاہ شاہاں دا آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

دودِن اوتھے رہے مقامی ، خلقت آئی بہت سلامی
ویکھ کریندی آمین آمین ، ایہہ مولا پیر ملایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

پلندری حلقہ جو ہے تھانہ ، جھڑے رہندے اس میانہ
خاص مرید ہوئے شاہانہ ، اِنہاں لقب غلامی پایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

پیر میرے نے باغ بنائے ، رنگ برنگے بُوٹے لائے
نفی اثبات دے چشمے لائے ، ہویا باغ سَوایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

ہر جگہ وچ ذاکر پھر دے ، حق اللہ حق اللہ پڑھدے
بِن ذکروں اِک دم نہ جر دے ، ایسائی عشق سمایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

مبارک پونچھ علاقے تائیں ، جس وچ آئے بزرگ سائیں
شکر گزارن سبھے جائیں ، بھاگ پونچھ دا آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

سنگ پارس ہے مرشد میرا ، وچ دِلاں دے کیتس ڈیرا
سونا کیتس آہن میرا ، رنگ و رنگ وٹایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

شمس وانگن پیر جہانی ، لہندے چڑھدے ہوئے نشانی
رسا کھندیاں وچ جہانی ، بدر حضوری آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

کستوری تائیں جے چھپاؤ ، چھپ دی ناہیں خوب آزماؤ
توڑے پردیاں اندر پاؤ ، ذاتوں شرف بنایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

پیر میرا ہے بڑا بہادر ، سر اُس دے تے نوری چادر
سب مراداں کردا صادر ، ایہہ اعلیٰ رُتبہ پایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

جس رستے تھیں ہادی آیا ، دونا ہویا رنگ سَوایا
بے دینی دا نام گنوایا ، فیض ہزاراں پایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

جِنھاں کدی نماز نہ نیتی ، جمیوں گئے نہ وچ مسیتی
نیکی عمراں وچ نہ کیتی ، نمازی خاص بنایاہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

رافضیاں دے میلو جھڑے، مُچھاں لمیاں وال جوں بیڑے
مسلم کول نہ لگن نیڑے ، مومن خاص جو آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

رافضیاں دیاں مُچھاں کٹوائیاں، نس دے پھر دے دین دُہائیاں
ایہہ کدھروں دھاڑ پئی رب سائیاں، کوئی غضب اساں تے آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

رافضیاں دا بیہہ نہ رہندا ، جس جا قدم مبارک پیندا
باہجھ نصیحت اثر کریندا ، ایسا اثر سمایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا دا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

لوکاں رافضیاں دے تائیں ، چھڈ دِتا یکبار او تھائیں
مسلم ہوئیاں سبھے جائیں ، رفضی تخم گُمایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

غیر شرع جو مرشد ہوئے ، توڑے وچ ہوا دے دوڑے
یا دریاواں اندر سوئے ، حکم نہ جائز آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

یا جے جنگل اندر پھر دا ، یا نہ آتش کولوں سڑ دا
بن سرناہوں پار اُتر دا ، وچ شرع درُست نہ آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

مرشد دی گل بُجھ سناواں ، کیسے ہین مَیں ہتھ نیاواں
صفتاں سبھے آکھ سناواں ، پیوند شرع دا آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

عالم ہے اوہ عمل کماوے ، خلقاں تائیں وعظ سناوے
راہ شرع دا خاص بتاوے ، لحاظ لوکاں نوں آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

پشت اُنہاندی ولی مکمل ، مرد زورآور ہین تجمل
سوہنڑے سخی پُر تحمل ، اعلیٰ رستہ پایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

غوثی لقب مراتب آیا ، چوانہہ طرفاں وچ پہتا سایہ
ہر جا شعلہ شمسی آیا ، نائب شرع دا آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

افضل نامہ مرشد والا ، غلام شاہ قبول تعالیٰ
دِسن چورے دیاں حوالہ ، لائق صفتاں ربّ بنایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

عبدالحکیم گناہی بندا ، ایس جیہا نہ کوئی مندا
اُمت ساری تھیں ہے گندا ، تکیہ تیرا پایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

جاں جاں دُنیا وچ میں جیواں ، دِل وچ خوف اللہ دا ہیواں
ہِک دم خالی مُول نہ تھیواں ، شیطان بہت بہلایا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا، شہر چورے تھیں آیا ہے

عبدالحکیم مریدے تائیں ، ہر دم حضرت کرو دُعائیں
اللہ بخشے کل گناہیں ، عاصی در تے آیا ہے
واہ واہ کامل مرشد میرا ، شہر چورے تھیں آیا ہے

شجرہ شریف

کلام حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی

از گلستانِ محمدؐ ، گل شگفتہ بوبکر
گل ازان سلمان قاسم جعفر و گلدستہ تر

حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے شگفتہ پھول حضرت ابوبکر ہیں۔ ان سے حضرت سلمان، حضرت قاسم، حضرت جعفر صادق اِس گلدستہ کے پھول کھلے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

گل گلستان بایزید و بوالحسن ، گل احمدی
گل ازان منصور گل ہم بوعلی نیکو سِیَر

حضرت بایزید بسطامی کے باغ سے حضرت ابوالحسن خرقانی کا پھول کھلا، ان سے حضرت احمد یسوی کا پھول کھلا، ان سے حضرت ابومنصور ماتریدی کا پھول کھلا، ان سے حضرت ابوعلی فارمدی جیسے نیک سیرت کا پھول کھلا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

یوسُف وگل خالق وگل عارِف ومحمود گل
گل علی زان گل سماسی ، میر گل صاحب نظر

پھر حضرت یوسف ہمدانی، حضرت عبدالخالق غجدوانی، حضرت عارِف ریوگری، حضرت محمود فغنوی، حضرت علی رامیتنی، حضرت بابا محمد سماسی، حضرت سیّد امیر کلال جیسے صاحب نظر پھول کھلے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

بودہ صبا شاہ بہاء گل ، چرخی و احرار گل
گل محمد زاہد و درویش مازاغ البصر

حضرت سیّد بہاؤالدین بخاری جو بادِ صبا کی طرح تھے، ان سے حضرت یعقوب چرخی،

حضرت عبیداللہ احرار، حضرت محمد زاہد وخشی، خواجہ درویش محمد، جن کی آنکھیں جلوۂ محبوب سے خیرہ نہ ہوئیں، جیسے پھول کھلے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

گل ازان امکنگی صاحب، گل محمد باقی است

گل مجدد، گل ازان معصوم، چوں شمس وقمر

ان سے حضرت خواجگی اُمکنگی، حضرت خواجہ باقی باللہ جیسے پھول کھلے، ان سے حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت خواجہ معصوم جیسے طریقت کے پھول کھلے، جو شمس وقمر کی طرح روشن تھے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

حجۃ اللہ ہم زبیر و گل گلستان مصطفےٰ

گل ازان حیدر حسین وگل جمال اللہ شُمر

گلستانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھولوں میں سے حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبند ثانی اور خواجہ محمد زبیر جیسے پھول کھلے، ان سے حضرت سیّد حیدر حسین اور حضرت سیّد جمال اللہ کو ان پھولوں میں شمار کر۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

گل محمد عیسےٰ صاحب، گل ازان فیض اللہ ہم

گل ازان نورِ محمد ، شاہ محمد گل نگر

پھر حضرت سیّد محمد عیسیٰ، ان سے حضرت سیّد فیض اللہ، ان سے حضرت سیّد نور محمد، ان سے حضرت سیّد شاہ محمد جیسے پھول کھلے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باغبانِ لم یزل خواہد چو بلبل غنچہ گل

ایں خار زان گلزار تر مسکین اکبر مفتقر

خدائے لم یزل کے اس باغ کو ایک باغبان چاہیے، جو اس کی اس طرح حفاظت کرے جس طرح بلبل غنچہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اس بہت بڑے مسکین و مفلس حال (سیّد غلام محمد

شاہ گیلانی) جو باغ میں کانٹے کی طرح ہے، کو سرسبز و شاداب گلزار بنادے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

این خواجگان پیر طریقت ، واقفِ اسرار ہا
مسکین ازان گلزار ہا ، خواہد دُعا شام وسحر

یہ خواجگان و پیرانِ عظام طریقت کے اسرار و رموز کو جاننے والے ہیں، یہ مسکین اس باغ کے پھولوں سے صبح وشام دُعا کا طالب ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

خواجۂ پیر طریقت ، پیشوائے اہل حق
ہست زان دامن گرفتہ ، عاصیٔ باچشمِ تر

میرے خواجہ پیر طریقت (حضرت سیّد شاہ محمد گیلانی) اہل اللہ کے پیشوا ہیں، اس گناہگار نے نمناک آنکھوں سے آپ کا دامن تھام رکھا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

در فضیلتِ اولیأ و صحبت آن

(اولیأ اللہ اور ان کی صحبت کی فضیلت)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ ۔

(پس ان میں سے کچھ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ درمیان میں اور کچھ ایسے ہیں جو نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے ہیں۔) (سورۂ فاطر 32)

بے ادب ہونے سے تم پر یہ وبال
یعنی غالب نفس تم پر با کمال

ہم نشیں ہو ایک دم گر باادب
دیکھ کیا ہوتا ہے تجھ پر فضلِ ربّ

کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ و پند
بے ادب کے حق میں سن اے ہوش مند!

یعنی ظالم مقتصد تم اے پسر!
سابق الخیرات وہ ہیں سر بسر

ہے شرف انساں کو باحلم و ادب
بے ادب ہوتے ہیں کب عالی لقب

دوستی اُن کی ہے جنت کی کلید
یہ حدیثِ مصطفٰےؐ ہے اے سعید!

بے ادب پر فضلِ حق ہوتا نہیں
یاد رکھ اس بات کو اے مردِ دیں!

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد

بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(بے ادب صرف برائی کو محض اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اس کی برائی کی آگ سارے زمانے کو نقصان پہنچاتی ہے۔)

از خدا خواہیم توفیقِ ادب

بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

(ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں کیونکہ بے ادب اللہ ربّ العزت کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔)

حدیث شریف

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، 1449)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھی تو بلا شک وشبہ وہ مجھ سے جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔)

اس حدیث مبارک کا منظوم ترجمہ حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی نے پنجابی میں فرمایا۔ (سیّد بدر مسعود گیلانی)

ابو ہریرہ کرے روایت ، وچ بخاری آیا

سرورِ عالمؐ ایہہ فرماون ، اللہ ایہہ فرمایا

جے کر کوئی دُکھ پچاوے ، میرے ولیاں تائیں
پس دُشمن اوہ تکڑا ہووے کارن جنگ اتھائیں

یعنی غضب میرا فر آوے، اُس پر بہت کمالاں
مَیں ناراض ،فرشتے میرے تنگ اُس پر ہر حالاں

جے کر کوئی ولیاں تائیں ، دیندا ہے ایذائیں
غضب خدا دا اُس پر آوے ، کہیا اللہ سائیں

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ آخِرِ حَدِیْثِ فَضَلَ الذَّاکِرِیْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ عَلَیْـهِ السَّلَام هُمُ الْجُلُسَآءُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔ (بخاری شریف،کتاب الدعوات 6408)

(اہل ذکر کے فضائل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ذاکرین) اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھنے والے ہیں اوران کی صحبت میں بیٹھنے والا گروہ بد بخت نہیں رہتا۔)

ابو ہریرہ کرے روایت، وچ بخاری آیا
وچ فضیلت ذکر ولیّاں ، ختم حدیثوں پایا

سرورِ عالمؐ ایہہ فرماون ، کہیا اللہ سائیں
اوہ ایسے بیٹھن والے نے ، جو یاد کرن مَیں تائیں

کوئی بد بخت نہ ہرگز رہسی ، جو اِنہاں سنگ بہسی
جو دائم ذکر مرے وچ ہووے ،سنگ اِنہاں جو بہسی

بھاویں کم کسے دے کارن، پاس اِنہاں دے آوے
شقی نہ ہرگز مُول اوہ رہسی ، تے چھٹکارا پاوے

علم عمل تے اُنہاں برابر ، بھاویں پہنچ نہ جاسی
روز حشر وچ ٹولے اُنہاں ، اللہ پاک اُٹھاسی

مولانا رومی صاحب نے ، مثنوی وچ فرمایا
نال ولی دے کنی سن توں ، تے لوڑیں دِل لایا

ہرکہ خواہد ہم نشینی باخدا او نشیند در حضورِ اولیا
چوں شوی دور از حضورِ اولیا درحقیقت گشتۂ دور از خدا

جوکوئی خدا تعالیٰ کا ہمنشین بنا چاہتا ہے، وہ ولیوں کی بارگاہ میں بیٹھے۔ جو اولیأ اللہ کی بارگاہ سے دور ہو گیا، درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا۔

معیتِ اولیأ اللہ

قَوْلُہٗ تعالیٰ: یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○ (سورۂ توبہ، 119)

(اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔)

لفظ '' کُونوا '' دیکھ لے قرآن میں
حق نے فرمایا ہے اُن کی شان میں

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر!
نورِ وحدت ، صاف آتا ہے نظر

قَوْلُهٗ تعالٰے؛ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ والرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا ○ (سورۂ نسا، آیۃ 69)

(اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اور جو کوئی اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاؑ، صدیقین، شہداؑ اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔)

اِس لئے فرماتا ہے ربِّ جلیل
نیک ہے اُن کی رفاقت اے خلیل !

کیا رفاقت ، یعنی ہے ظلِّ اِلٰہ
دُور جو اُن سے ہُوا وہ ہے تباہ

وسیلۂ صالحین اُمت

قَوْلُهٗ تعالیٰ؛ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْافِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (سورۂ مائدہ آیۃ، 35)

(اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اُس تک وسیلہ تلاش کرو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔)

وَابْتغوا ہے حکمِ ربّ اے بے خبر!
کیوں ہے غافل اس سے تو عالی گہر

جس قدر گزرے ہیں دیں میں باخدا
تھے وسیلے سے جدا کوئی بتا

کیونکہ بے اس کے نہیں ہے دِل درست
گرچہ ظاہر ہو ولی ، باطن میں سُست

در بیان اثباتِ مسنون بیعت

سنت ہونا بیعت سند دا، سبھے حال سناواں
بااسناد مفصل کرکے تینوں سب بتاواں
وچ زمانے سرورِ عالم کئی قِسماں بیعت آہی
ایس زمانے ہِکے مقصد اوپر جائز بھائی
وچ قران معظم ویکھیں اللہ ایہہ فرمایا
وچ سپارے چھبی سورت فتح اندر آیا

قَوْلُہٗ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (سورۂ فتح، آیۃ 10)

(اے حبیب مکرمؐ!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس نے بیعت کو توڑا اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔)

تحقیق جو بیعت تیں تھیں کردے ، ایہہ ہن نبی پیارے
اوہ اللہ تھیں بیعت کردے ، جتنے لوگ ہین سارے

ہتھ اُنہاں دے اُتے ایہہ ہے، ہتھ قدرت پاک اِلٰہی
اتے جو تروڑے عہد خدا دا ، آخر گھاٹا پائی
کرے مضرت ذات اپنی تے ، عہد تروڑن والا
مقصد کوئی نہ حاصل ہوندا ، اوداجگ وچ منہ کالا
تے جس نے کیتا عہد اپنے نوں ، پورا نال اِلٰہی
تے اوڑک درجے اجر عظیم، اوہ خاص خداتھیں پاوے
جامع جو شریعت دے نے ، اتے طریقت بھائی
شرف بیعت دا حاصل کرکے ، پکا صدق ٹکائی
سلسلے وچ اُنہاں ہوئے داخل ، راہ ذکر دکھلاوے
شَغل مراقبہ اتے صفائی، باطن دی سِکھلاوے
جیوں کر وچ طریقے قادری ،پیر میراں جیلانی
سیّد عبدالقادر ہے اوہ محی الدین گیلانی
ہِی خواجہ معروف ہے کرخی صاحب عزت شادی
تیجا خواجہ سیّدالطائفہ ، ہے جنید بغدادی
دوجا طریقہ نقشبندی ہے بھائی
خواجہ بایزید بسطامی ، سلطان عارِف دا ای
نالے خواجہ بہاؤالدین ، جو نقشبنداں سلطانی
مسکن جنہاں وچ بخارے ، فارس ملک پچھانی
تریجا خواجہ امام ربانی ، شیخ احمد سرہندی
جس نوں اللہ وچ کمالاں ، دِتی بہت بلندی

فیر طریقہ عالیہ چشتیہ ، پاک نگاہاں
حضرت سلطان ابراہیم ہے ، وچوں بلخ شاہاں
اتے خواجہ معین الدین ہے اوہ خواجہ اجمیری
اوہ محبوب اِلٰہی دے نیں ،کر گئے زُہد بہتیری
خواجہ نظام الدین دہلی ،جو دہلی والے پیارے
فیض جنہاں دا ہر ہر ملکیں ہُن تک ٹھاٹھاں مارے

شانِ اولیأ اللہ

قَالَ اللّٰہ تعَالیٰ؛ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّاالْمُتَّقُوْنَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (سورہ انفال آیۃ 34)

(اس کے اولیأ (دوست) تو صرف پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں،مگر ان میں سے اکثر (اس حقیقت کو) جانتے ہی نہیں۔)

تحقیق اللہ دے دوست اوہ جو کردے تقویٰ داری
کل مناہیوں توبہ کردے ، جو کیتی ربّ باری
تفسیر مدارک والے صاحب ، وچ تفسیر لیاندے
جو بے دین بزرگان دینی نوں ایہہ تہمت لاندے
امر نجائز ذمے ولیاں تہمت جھوٹ لگاندے
ایہہ بے دین مچھندر جھوٹے اپنا دین ونجاندے
اس فرقے مردُوداں دے تھیں ، ہٹ دُور دُورای رہیے
اِنہاں نال کلام نہ کریئے ، مجلس وچ نہ بہیے

جملہ صفت ولی اللہ ، اُس کامل صحبت بھائی
مجلس جس دی بیٹھیاں ہویاں ، آوے یاد اِلٰہی
قلب رجوع ہو طرف اللہ دے، جاں جاں صحبت کریئے
ایسے کامل مردِ خدا دا ، بے شک پلّا پھڑیئے
بہی صحبت اُس دی تھیں ، کردے حرص ہَوا بھی دُوری
فیض اُس دے تھیں دل مؤمن دا نالے ہووے نوری
جیوں کر استعداد کسے دی ، فیض اجیہا پاوے
دل اُس دے وچ چمکارا ، نور اللہ تھیں آوے
اِنہاں نال فقیراں مِلنا ، ہے دیدار کمالاں
جملہ جان عبادت ربّ دی ، منہ تکن ہر حالاں
اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجہ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ سرورؐ ایہہ فرماوے
ابن مسعود تے حاکم بھی طبرانی وچ لیاوے
ویکھن طرف شاہ علی دے ، مثل عبادت جانے
اس دے تکیاں ذکر اِلٰہی بندہ یاد لیانے
ایویں صورت مرشد تائیں ، اندر یاد اِلٰہی
کرے وسیلہ طرف خدا دے نا آوے گمراہی
کامل مرشد واقف ہوندا اندر امر حقانی
ایہہ حکیم دلے دے کیتے ، اللہ پاک سیانے
مرضاں تک کے دل دیاں سبھے، دَسدے ذکر، دُعائیں
جو کجھ حکم خدا نبی دا رہندے وچ رضائیں

کامل اُس نوں آکھیا ونجے ، بن تقریر سُنائے
جو کجھ حال مریداں سنڑدا ، ویکھ دیاں ہی پائے

جھی جھی ہوندی چال کسے دی ، تھیا تھیا نور ے
نال اخلاص تے نرمی اُنہاں نال اللہ دے جوڑے

ولی خدا دے جوڑن آئے ، نہ کہ توڑن آئے
بلکہ ترُٹیاں قلباں تائیں ، اللہ نال ملائے

شانِ اولیآاللہ

ویکھ حدیث رسول اللہ دی ،ایہہ حضرت فرمایا
بااسناد صحیح سند تھیں ،وچ مشکوٰۃ دے آیا

وَعَنْ مَعَاذ ابْن جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعالٰے وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَآبِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَآلِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِیّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَآبُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُمِنْ نُّوْرٍيَّغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ۔ كَذَا فِی الْمِشْكوٰةُ۔ (4790/8 مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

(حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ میری محبت، میرے بارے میں محبت کرنے والوں اور

میرے ذکر کے لئے بیٹھنے والوں، ملاقات کرنے والوں اور میری راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے لازِم ہوگی۔اس کو امام مالک نے روایت کیا اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں محبت کرنے والے،ان کے لئے نور کے منبر ہیں،ان پر نبی اور شہدأ رشک کریں گے۔)

مَعاذ حدیث روایت کیتی، سرورؐ ایہہ فرماوے
واحد لاشریک اِلٰہی ، ایہہ مینوں فرماوے

ہوئی محبت واجب میری ، اوس قوم دے تائیں
کارن میرے کرن محبت ، آپس وچ ہر تھائیں

اتے محبت کامل رکھن ، اندر راہ اِلٰہی
تے آپس اندر رَل کے بہندے ، دسن امر مناہی

فِر اِک دوجے سنگ ہون مُلاقی، خاص جو راہ وچ میرے
بھی آپس وچ بخشش کردے ، کرکر فکر گھنیرے

باقی ترمذی اندر ویکھیں ، ایہہ رِوایت آئی
کارن نیکاں بندیاں دے ، ایہہ خود اللہ فرمائی

جہڑے لوک جو آپس اندر کرن محبت دائم
کارن راہ جلالت میری ، کرن صلوٰتاں قائم

اونہاں کارن منبر نوری ، وچ بہشت بنائے
ویکھ اونہاں نوں نبی شہید بھی وچ تعجب آئے

یعنی نبی ،شہید بھی کرسن ، خاص اونہاں دیاں ریساں
منبر نوری ویکھ اونہاں دے ، ہوسن بہت حریصاں

نبی شہیداں تائیں بھاویں ، ہین مراتب سارے
ویکھ اونہاں نوں خوش ہوجاسن ، نبی شہید بھی سارے

ایڈ مراتب دِتے اللہ ، خاص ولیّاں تائیں
چالی برساں جنت اندر ، پہلے ملسن جائیں(1)

دوجی وچ حدیثے آیا ، اوّل پنج سو برساں(2)
غنیاں تھیں ربّ کہے فقیراں ، داخل جنت کرساں

حُب اونہاں دی کُنجی جانڑیں ،خاص بہشتاں تائیں
جو کوئی دُشمن فُقراواں ، اوس مِلسن دوزخ بھائیں

مندرجہ بالا اشعار میں جن احادیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے،مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کے استفادہ کے لئے ان احادیث کو یہاں نقل کر دیا جائے۔(سیّد بدر مسعود گیلانی)

عَن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْناً وَّاَمِتْنِی مِسْکِیْناً وَّاحْشُرْنِی فِی زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَّاعَآئِشَۃُ لَا تَرُدِّی الْمَسَاکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَآئِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(رواہُ التِّرمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فی شُعَبِ الْاِیْمَانِ 5013/14 مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی میں ہی وفات دے،اور مسکینوں میں میرا حشر فرما۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ کیوں؟ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (اے عائشہ) بے شک مسکین لوگ جنت میں غنیوں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔اے عائشہ(رضی اللہ

عنہا) مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کی ایک قاش (ٹکڑا) ہی دے دو۔اے عائشہؓ مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھوتا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں قریب کردے۔)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرٍ وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رواہُ مسلم، 5004/5 مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقرأ مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ ۔(رواہُ التِّرْمِذِیُّ 5012/13 مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں فقیر لوگ امیروں سے پانچ سو سال یعنی آدھے دن پہلے جائیں گے۔)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت

حضرت علی رِوایت کیتی، کولوں پاک نبیؐ دے

کرو محبت نال اونہاں دے، رکھو صاف عقیدے

اس حدیث کا پہلا حصہ حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی نے نقل نہیں کیا جس کو بریکٹ میں نقل کیا جاتا ہے۔

(عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّیْ سَمِعْتُ ....)

(وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَبْدَالُ یَکُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَھُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ رَجُلًا یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَیَنْتَصِرُبِھِمْ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابُ۔ (رواہ احمد، 6015/12 مشکوٰۃ باب ذکر الیمن والشام)

(حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے شام والوں کا ذکر ہوا اور عرض کیا گیا، اے امیر المؤمنین ان پر لعنت کیجئے، فرمایا: ''نہیں! مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے وہ حضرات چالیس مرد ہیں جب ان میں ایک وفات پا جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے۔ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعہ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، ان کی برکت سے شام والوں سے عذاب دور ہوتا ہے۔'')

سرورِ عالم نے فرمایا، سُن توں میرے بھائی!
چالی شخص ابدال ہوون گے، شام اندر اوس جائی
جس ویلے جے ہک اونہاں تھیں نال قضا مر جاوے
دوسرا اوس دی جگہ، اللہ خود تبدیل کراوے
برکت نال دُعا اونہاں دے، بارانِ رحمت آوے
وقت لڑائی مدد اِلٰہی، وَیریوں فتح دیواوے
اَتے عذاب جہنم کولوں، اہل شام تمامی
برکت اونہاں معافی پاون، اللہ دا انعامی
ایڈے قدر مراتب اونہاں، دِتے اللہ سائیں
دیکھ حدیث رسول اللہ دی، تینوں آکھ سنائیں

حدیث بیعت

اَتے بخاری صحیح مسلم وچ ، ترمِذی ہور[1] نسائی
کرے عبادہ ایہہ رِوایت سرور ایہہ فرمائی
میرے تھیں تسی بیعت کریو ، اِس شرطاں تے بھائی
واحد ہِکو اللہ جانو ، اوس شریک نہ کائی
چوری اتے زنا نہ کرنا ، جیوں اللہ فرمایا
اٹھائیویں وچ سپارے ، سورت ممتحنہ وچ آیا

عَنْ عُبَادَةَ بن الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَتُبَايِعُوْنِیْ عَلَی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَقَرَاَ آيَةَ النِّسَاءِ ۔ (بخاری، باب التفسیر)

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کیا تم مجھ سے اِس بات پر بیعت کرتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، نہ بدکاری کرو گے اور نہ چوری کرو گے پھر آپ نے (سورہ ممتحنہ کی) آیت نسأ تلاوت فرمائی؛

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورہ ممتحنہ، آیۃ 12)

(اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ کی خدمت میں مؤمن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور چوری نہیں کریں گی اور بدکاری نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے کوئی جھوٹا بہتان گھڑ کر نہیں لائیں گی اور امرِ شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے بخشش طلب فرمائیں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔)

ربّ فرمایا اے پیغمبر! جس دم آں زناناں
پاس تیرے ہوون بیعت کارن بھائیاں مسلماناں
اِس شرطاں تے بیعت کرنی، اونہا سبھناں تائیں
کرن شریک اوہ نال اللہ دے، کسے شے نوں ناہیں
چوری اتے زنا نہ کیچن ، نہ مارن اَولاداں
جھوٹھیاں گلاں پیش نہ آنن ، رب تھیں منگ مراداں
جھوٹھ کیہڑا جو بدھا ہوئے اوپر ہتھاں پیراں
ہتھیں پیریں گاون جاون ، اندر مجلس غیراں
تے فرزند حرامی تائیں ہرگز باہر نہ آنن
اتے دروغ نہ سِر خاوند دے ، ہر گز مول لیاون
نافرمانی کرن نہ تیری ، اندر کم نکوئیاں
پس بیعت کرو قبول تنہاں دی ، جے سُٹن بد خوئیاں
پچھے طلب آمرزش کرنی ، خاص انہاں دے تائیں
تحقیق خداوند بخشنہارا ، سب خلقت دا سائیں

کہے عبادہ ، ایہہ بھی آیت سرور کہہ سنائی
مرداں بیویاں دوہاں کارن ،ایہہ اللہ فرمائی
ہور حدیث ہک وچ نسائی ، اِس حکمے تے آئی(1)
اصحاباں نوں پاک نبیؐ نے ، ایہہ گل کہہ سنائی
کیا تسیں ناں مَیں تھیں بیعت ،عہد اوپر اِس کردے
جس عہدے تے بیویاں کردے، ہو دِلوں بجانوں بردے
عرض کیتی تا اصحاباں نے ، پاک نبیؐ سُلطاناں
ہے منظور اسانوں بیعت اوپر عہد زناناں
جیوں کر اِس آیت اندر ہے، اللہ نے فرمایا
ایہو حکم نبیؐ سرور نے مرداں نوں سکھلایا
عورت ، مرداں کارن ایہو ، امر ضروری بھائی
اپنے نفس بچاون دوویں ، کولوں کم بُرائی
سلمہ بن اَکوَع فرمایا ، وچ بخاری آیا (2)
مَیں سرورؐ تھیں بیعت کرکے ، ہیٹھ درختے آیا
سائے ہیٹھ درختے دے ، جاں مَیں آرام اوہ پایا
ٹُر گئے لوک جدوں مجلس تھیں ، فِر سرورؐ فرمایا
اے سلمہ ! توں بیعت مَیں تھیں، کردا ہیں کیوں ناہیں
عرض کیتی یا حضرت بیعت کیتا ہے مَیں تائیں
حضرت کیہا دوبارہ بھی بیعت سلمہ ہوویں
تا دوجی واری بیعت کیتا محکم قدم کھلوویں

ترک بیعت دا جدوں گمان ہے سرورِ عالمؐ کیتا
دوجی واری تدے بیعت کردے سر دنیتا
چارے یار کِبار نبیؐ دے اپنی وچہ خلافت
بیعت کردے اصحاباں نوں اپنی نال عنایت
بیعت کرنے وقت اصحاباں کارن ایہہ فرماندے
کتاب اللہ تے سنن نبیؐ تے ، عمل کرو بتلاندے
مُسند احمد وچ بخاری قصہ بیعت والا (3)
حضرت شاہ عثمان غنی دا ویکھیں قلب اُجالا
ابن ابی حاتم تھیں ہور ہے ہک رِوایت آئی
روز فتح مکے دی ہک مَیں دیواں نیک گواہی
کوہِ صفا دے اوپر ڈِٹھا سرورِعالمؐ تائیں
مرداں دی سن بیعت لیندے آپ بیٹھے ہک تھائیں
حضرت عمر فاروقؓ بھی ہک جا بیٹھ پہاڑی آہے
بیعت لیندے بیویاں کارن نیک اعمال بتائے
ابوداؤد بے بیہقی اندر بھیٔ اندر طبرانے
اُمِ عطیہ کرے روایت نال ولیدے جانے
جس دن حضرتؐ وچ مدینہ ، سن تشریف لیائے
انصاریاں دیاں بیویاں کارن ، ایہہ سرورؐ فرمائے
ہک مکان وچ جمع ہوون دا حکم نبیؐ فرمایا
حضرت عمر فاروقؓ عادل نوں تا سرورؐ فرمایا

کریو بھائی بیعت اِنہاں جو عورت انصاراں
حضرت عمر کیتی تاں بیعت اوہ نسأ ہزاراں

وچ بخاری کرن روایت ایہہ عبدالرحمانونؓ
جاں کرن مقرر سوم خلیفہ ، کل اصحاب بجانوں

جدوں خلیفہ شاہ عثمانؓ نوں کرن اصحابی سارے
تا عبدالرحمانؓ عرض گزاری اگے ولی پیارے

میرے کارن بیعت کریو اُپر کتب اِلٰہی
سُنت اُتے رسول اللہ تے جس وچ شک نہ کائی

ہور طریقہ شیخیاں(4) دا جیوں کر چلیا آیا
تا عثمانؓ نے بیعت کرکے سچا راہ وکھایا

امام احمد تھیں ہور روایت ایسے کارن آئے
بیعت کران کتاب اللہ تے جیوں کر ربّ فرمائے

سنت اِہو رسول اللہ تے بیعت اساں قبولی
اُپر طریق ابوبکرؓ تے عمرؓ احباب رسولؐ

---

(۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ لَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔ الیٰ آخرہٖ ۔(سنن نسائی جلد سوم 487 ، باب البیعۃ النسأ)

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے ایک گروہ کے ساتھ حضور ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛ تم میری بیعت اِس بات پر کرو کہ تم کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ، نہ چوری کرو، نہ بدکاری کرو، نہ اپنی اولادوں کو قتل کرو، نہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان سے کسی پر بہتان باندھو، نہ میری نافرمانی کرو امر شرعی میں۔ پس جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ پر ہے .... الیٰ آخر۔

(2) عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي۔ (بخاری شریف، 2115 جلد سوم)

(حضرت سلمہ بن اَکوَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے درخت کے نیچے حضور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، آپ ﷺ نے فرمایا؛ اے سلمہ! کیا تم میری بیعت کرو گے؟ مَیں نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! مَیں آپ کی ایک بار پہلے بیعت کر چکا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا؛ دوسری مرتبہ بھی کرو۔)

(3) عن سلمة بن عبدالرحمٰن .. يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَايَعَ لِيْ۔ (مسند احمد)

مفہوم ؛حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔۔حدیبیہ کے مقام پر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ کے مشرکین کی طرف اپنا سفیر بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ پر اپنے دوسرے ہاتھ کو رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے، تو مَیں عثمان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔

(4)۔شیخنیاں، یہ لفظ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے بولے جانے والے لفظ ''شیخین'' سے ماخوذ ہے۔

وظیفہ برائے صاحبانِ طریقت

جملہ صاحبانِ طریقت کو واضح ہو کہ قصیدہ ہٰذا کا وِرد بعد نمازِ عشأ ہر روز گیارہ بار کیا کریں اور اوّل، آخر گیارہ گیارہ بار درُود پڑھیں۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ ہر ایک مشکل، قاضی الحاجات آسان کرے گا۔

یَا حَبِیْبُ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ، مَا لِعَجْزِیْ سِوَاكَ مُسْتَنَدِیْ (1)

یاحبیب رسول اِلٰہی ، ہر عاجز نوں تکیہ گاہی

چھڑیوں پکڑیں تو ہتھ میرا ، مَیں عاجز نوں تکیہ تیرا

تیرے باہجھوں ہور نہ کوئی ، دافع درد بیماری دا

کُنْ رَحِیْماً الَّذِیْ اَتَنِی وَشُفَعْ، یَا شَفِیْعُ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِیْ (2)

کرتوں رحم شفاعت میری ، مَیں عاجز نوں ہور نہ ڈھیری

ہر عاصی دی کرِیں شفاعت ، حال میرے تے کرو عنایت

دامن لگیاں نہ دکھ پوچائیں ، توں محبوب غفاری دا

اِعْتِصَا مِیْ سِوَا جَنَابِكَ لِیْ، لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِیْ (3)

کس دے دامن چنگل ماراں ، باہجھ جناب تیری کِس کاراں

ہور نہ کوئی سیّد میرے ، میرا تکیہ نال جو تیرے

ہر مشکل تے اوکھی گھاٹی ، تیرا نام چتاری دا

غَیْرَ عُرْوَاكَ لَیْسَ فِیْ الدَّارَیْنِ، لِعَلَیْلٍ ذَلِیْلٍ مُعْتَمَدِیْ (4)

مَیں پُر عِلت بہت خواری ، تیرے باہجھ نہ کرے کوئی یاری

باہجھوں تیرے بُھل جو میرے ، ناخلاصی دو جگ میری

مَیں اعتقاد تُساڈے اُتے ، طمع تُساڈی یاری دا

صَلٰوتِی عَلَیْكَ فِی الْمَلَوَیْنِ کَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِیْ (5)

کہاں صلوٰۃ سلام دُعائیں ، وچ کونین تُساڈے تائیں

بہت دُرود ہمیشہ سلام تُد پر سُتیاں بیٹھیاں قائم

ہر دم لکھ درود کروڑیں ، تیں پر باہجھ شماری دا

وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ طُرًّا، وَعَلٰی اٰلِهٖ اِلَی الْاَبَدِیْ (6)

گھر دے لوک تُساڈے سارے ، اونہاں صلوٰۃ سلام دوبارے

جے کجھ حال تُساڈے سارے ، بہت درود اونہاں لکھ وارے

اوّل تھیں تا آخر وسے ، جیوں کر ابر بہاری دا

وَعَلَی الصَّحْبِ کُلُّهُمْ اَجْمَعَ، هُمْ نُجُوْمُ الْهُدَاءِ اِلَی الرَّشَدِیْ (7)

وت اصحاب تساڈے سارے ، اونہاں صلوٰۃ سلام دوبارے

جیوں کر حکم تُساں فرمایا، اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ ہے آیا

جیکو پہنچے کہیا اُنہاں دے ، راہ ہدایت ساری دا

وَعَلَی التَّابِعِیْنَ هُمْ کَانُوْا، لِخِیَامِ السِدَادِ کَالْوَتَدِیْ (8)

وَت دُرود جو تابع تائیں ہین ہدایت دے کُل سائیں

ہویا علم اونہاں دا شامل دین اِسلام جو ہویا کامِل

تنبو جو شریعت محکم میخاں مار کھلاری دا

اِسْتَغِیْثُوْا لِعَاجِزِامُضْطَرِا ، شَمِّرُوْا ذَیْلَکُمْ اِلَی الْمَدَدِیْ (9)

سُن فریاد مَیں کو ہک چاہاں ، ہر عاجز نوں دے پناہاں

نال چُمٹّا ذیل مَیں تیری ، کنجھ دامن، کر مدد میری

باہجھوں مدد تیری مَیں ڈُبا ، نال کرم دے تاری دا

1۔ اے حبیبؐ اللہ العالمین! میرا ہاتھ تھام لیں کیونکہ مجھ عاجز کے لئے آپ کے سوا کوئی اور سہارا نہیں۔

2۔ اے بارگاہِ صمدیت میں عظیم شفاعت فرمانے والے ! اپنی شفاعت کے صدقہ میں ہم پر رحم فرما۔

3۔ اے بارگاہِ احدیت میں رسائی پانے والے سردارِؐ دو جہاں ! آپ کی جناب کے سوا میری اور کوئی پناہ گاہ نہیں۔

4۔ آپؐ کے گوشۂ عافیت کے سوا دونوں جہانوں میں اس بیمار اور عاجز کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

5۔ آپؐ پر دن اور رات درُود ہو جو حد و حساب سے تجاوز کر جائے۔

6۔ اور آپؐ کی اہل بیت پر لگاتار درُود ہو اور آپ کی آل پر تا ابد درُود ہو۔

7۔ اور آپؐ کے تمام صحابہ کرام جو رُشد کی طرف رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں پر مجموعی طور پر درود ہو۔

8۔ اور تابعین پر رحمتوں کا نزول ہو جو ہدایت کے خیمے کے مضبوط کھونٹے ہیں۔

9۔ اس بے قرار عاجز کی فریاد سنیں اور اس کو اپنے دامن میں اپنی امداد کے ساتھ سختی سے چھپا لیں۔

اشعارِعبرت

سُنی اوہ بے نمازا ، بے حیاوا
سُنی اوہ شیطان دیا وَڈیا بھراوا

ہویا شیطان اِک سجدے توں عاری
کرے پھٹکار اُس نوں خلق ساری

خدا اوس نوں دُھروں مردُود کیتا
پیالہ لعنتاں دا گھول پیتا

ہزراں سجدیاں دے تُد گوائے
کہڑا بندہ تینوں لعنت نہ پائے

تیرا احوال جے ظاہر کیچیوے
کلیجہ مؤمناں دا چاک تھیوے

تیرا جے کر کوئی چا نام لیوے
کنّاں وچ اُنگلیاں شیطان لیوے

رہویں جس گھر وچ توں ہڈیاں دا ساڑا
ہووے سارے محلے دا اُجاڑا

تیری شامت پاوے جگ وچ رولے
مرض طاعون تے ہیضہ تپولے

تیری شامت کنوں باران نہ برسن
سبھے حیوان پئے پانی نوں ترسن

ہو جاون کھیتیاں سُک سڑ کے کولے
جواریں، باجرے کنکاں تے چھولے
تیری جاگہ بنی دوزخ دے تھلے
جتھے پتھر ترامیں وانگ گلّے
توں ہیں مردُود اللہ دی جنابوں
تیری نالائقی باہر حسابوں
ہکے دن شاہِ جیلانی سُہارے
سویلے جاگ جنگل نوں سُدھارے
اوہ کیا ویکھن ہکے جاگہ تے آکے
جو ہک خنزیر بیٹھا منہ چھپا کے
کیہا حضرت نے اوس خنزیر تائیں
جو باعث منہ چھپاون دا بتائیں
سویرے توں نے کیوں منہ نوں چھپایا
بتا کس چیز دا تُد خوف آیا
کہے خنزیر سُن ربّ دے پیارے
دِتے خدا تینوں درجے نیارے
سویرے مَیں نے اِس تھیں منہ لُکایا
جو مینوں بے نمازاں نے اکایا
جدوں مَیں بے نماز اس وقت پاواں
مراں بُھکھا نہ کائی چیز کھاواں

کیتا اس واسطے مَیں مُنہ پوشیدہ
جو ویکھاں مَیں نہ چہرہ اُس شقی دا

سُنی او بے نمازا بے وقارا
کریندے سور بھی تے تھیں کنارا

تیری بد شکل تھیں اوہ منہ چھپاون
تینوں خِنزیر بھی مُونہے نہ لاون

نہ کر غفلت نمازوں بے نمازا
نہیں مَعلوم حیاتی دا اندازہ

اجے فرصت کوئی ساعت ہے باقی
ہٹا دے اج سب گلاں نفاقی

نبیؐ دے دین دا رستہ نہ چھوڑیں
نمازوں جیوندیاں مُکھ نہ موڑیں

محمد(سیّدغلام محمد شاہ گیلانی) رہے جب تلک ایہہ زندگانی
پڑھیں پنجے نمازاں جاوِدانی

نہیں رہنی ہمیشہ گھر دی شاہی
ہکے دن جاونا پیشِ الٰہی

سدا پانی نہ اِس پتن تے بھرنا
مسافر نے ہے اک دن کوچ کرنا

جدوں آئے سمّن لے کے پیادے
نہ رہسن یاد دُنیا دے لگاوے

پچھے ماڑیاں خالی چھڑیسیں
نہ بوہے کُنڈیاں جندرے مریسیں
کھُلے در چھوڑ کے ہوسیں روانہ
نہ مِل سی سانبھناں دولت خزانہ
قضیئے نال جو کجھ جوڑسیں توں
اخیری وقت سب کجھ چھوڑسیں توں
خدا دے واسطے جو کجھ دِتوئی
ذخیرہ اوہ قیامت دا کیتوئی
کریں جس مال دا صدقہ ادائی
بنے گا اوہ تیرا موجب رہائی

حرف آخر

کام میرا حسبِ منشا ہو گیا
اب میرے دل کا تمنا ہو گیا
لاکھ فرحت ہے مجھے اس بات کی
ہدیہ میرا چھپ کے زیبا ہوگیا
گرچہ مَیں شاعر نہیں اے ذی حشم
لیک مجھ پر فضلِ مولا ہوگیا
حسد کی آتش سے جل جائیں حسود
دوستوں کا دِل اُجالا ہو گیا
ہویا شجرہ ختم ایہہ فضل خدا دے نال
بہت درُود رسولؐ تے نالے اُپر آل
جو مَیں ایس کتاب تے محنت کیتی سب
ہے اُمید قبول دی جے کرسی ربّ
محنت میری خالقا کریں تمام قبول
اپنا دے دیدار تے نالے قرب رسولؐ
بندہ تیرا خالقا! نام غلام محمدؐ شاہ فقیر
مہرِ کرم تھیں بخش دے کل اس دے تقصیر

---------- خاتمہ بالخیر ----------

سیرت واحوال

حضراتِ خواجگانِ نقشبندیہ مجدّدیہ نُوریہ

(شجرۂ طریقت کے مطابق)

مرتبہ: سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی

1۔ حضور سرورِ کونین محمدؐ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

حضور سیّد العالمین محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ظہور سرزمینِ مکۃ المکرّمہ پر 571 سن عیسوی کے موسمِ بہار میں ہوا۔ خاندانِ عبدالمطلب کے اس گل سرسبد نے تمام جہانوں کو معطر و معنبر کردیا۔ جہانِ نبوت کے اِس آفتابِ گوہر فشاں کی روشنی چاردانگِ عالم میں ایسی پھیلی کہ تاقیامت اس کی ضیاپاشیاں ہر زمانے کے منصف مزاج انسانوں کے قلوب واذہان کو منور کرتی رہیں گی۔ اِس عظیم الشان ہستی کے محاسن ومحامد ازل تا ابد بیان کئے جاتے رہیں گے، مجھ جیسا بے علم و بے عمل شخص آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حسن و جمال اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عمل و کردار کے کمال پر کیسے لب کشائی کرسکتا ہے۔ اِس مقام پر مجھ سے پہلے جتنے لکھنے والے تھے، سب نے اپنی زبانوں کو مشک وگلاب اور زم زم سے دھو کر بھی کہا تو پھر بھی عاجزی کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے اور ان میں سے ہر کسی کو بزبانِ شعر یا نثر یہی کہنا پڑا کہ ؎

هزار بار بشویم دهن ز مشک و گلاب
هنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

اور بالآخر ہر سیرت نگار کو خواہ وہ کسی علاقہ، رنگ، نسل یا زبان سے تعلق رکھتا تھا، یہی کہنا پڑا اور قیامت تک اِس بارگاہ قدس پناہ میں اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے یہی کہنا پڑے

گا، یہی وجہ ہے کہ مَیں عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بات کو اسی پر ختم کرتا ہوں کہ ۔

غالبؔ ثنائے خواجہؐ بیزدان گزاشتیم
کان ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

2۔حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حضرت عبداللہ، لقب ابوبکر، کنیت صدیقِ اکبر بن عثمان ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ۔حضور سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا شجرہ مرّہ پر جا کر اِس طرح مل جاتا ہے، حضرت رسولِ اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قُصَّیٰ بن کلاب بن مرّہ۔اِس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرت مرّہ کے درمیان چھ پشتیں ہیں۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا: مَاصَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ (اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں کوئی ایسی چیز نہیں ڈالی جس کو مَیں نے ابوبکر کے سینہ میں نہ ڈال دیا ہو) (مستدرک حاکم۔روایت از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

آپ رضی اللہ عنہ کے بے شمار مناقب ہیں، جن کا اس مختصر مضمون میں احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

3۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں لیکن آپ کا رُوحانی یعنی علم باطن میں انتساب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔بعض روایات کے مطابق آپ نے دوسو پچاس سے تین سو پچاس (250-350) سال کی عمر پائی۔آپ اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ اس محبت کی بنا پر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ سلمانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (سلمان میرے اہل بیت سے ہے۔)

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا امیر مقرر فرمایا اور پانچ ہزار

درہم سالانہ بیت المال سے آپ کا وظیفہ مقرر کیا لیکن آپ کی کمال درویشی کا یہ عالم تھا کہ آپ یہ سارا مال غریبوں میں تقسیم کردیتے اور خود زنبیلیں بناتے اور ان کو فروخت کرکے اپنا خرچ چلاتے۔ آپ کا وِصال 36 ہجری میں ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک رات میں مدینہ منورہ سے مدائن تشریف لے گئے اور آپ کو غسل دے کر اسی رات واپس مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

4۔ حضرت اِمام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کبار تابعین میں سے تھے اور مکہ کے مشہور سات فقہا میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ امامِ زمانہ اور یکتائے روزگار ہستی تھے۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد سے آپ نے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کی باطنی نسبت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بھی رہے، جہاں سے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی نسبت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ حضرت امام زین العابدین بن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ ''یزدجرد شہریار'' (جو عجم کا آخری بادشاہ تھا) کی بیٹی تھیں۔ آپ کا وِصال 101 ہجری میں ہوا۔

5۔ حضرت اِمام جعفر صادِق رضی اللہ عنہ

حضرت اِمام جعفر صادِق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت اِمام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم کی بیٹی حضرت اُمِّ فروہ کے بیٹے تھے۔ اس طرح حضرت اِمام جعفر صادِق رضی اللہ عنہ کا روحانی انتساب اپنے نانا حضرت اِمام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور اپنے والد حضرت اِمام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ہے، اس طرح حضرت اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ دو نسبتوں یعنی نسبت صدیقی اور نسبت علوی کے جامع ہیں۔ آپ کی وِلادت مدینہ منورہ میں 80 ہجری میں ہوئی اور مدینہ منورہ میں ہی (اڑسٹھ سال کی عمر میں) 148 ہجری میں رحلت فرمائی۔

6۔حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے۔علمِ باطن میں آپ کا انتساب حضرت اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہے، آپ حضرت اِمام سے اویسی فیض یافتہ ہیں۔ آپ اپنے وقت کے سب ولیوں سے اعظم ولی تھے۔آپ ''سلطان العارفین'' کے نام سے مشہورِ زمانہ ہوئے۔آپ کا وِصال 261 ہجری میں ہوا۔

آپ کی ظاہری نسبت اس طرح منقول ہے، بایزید بسطامی از اِمام علی رضا از اِمام موسیٰ کاظم از اِمام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہم۔

7۔حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام علی بن جعفر اور کنیت ابوالحسن ہے۔آپ کا روحانی انتساب بطریقِ اویسی حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ سے ہے، جبکہ آپ کا سلسلۂ بیعت اس طرح ہے، حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی از ابوالمظفر مولانا طوسی از خواجہ اعرابی بایزید عشقی از خواجہ محمد مغربی از خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم۔آپ کے کمالات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

آپ کا وصال 425 ہجری میں ہوا۔

8۔حضرت خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہٗ کے تیسرے خلیفہ تھے۔ترکستان کے لوگ آپ کو ''اتا یسوی'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ترکی میں لفظ ''اتا'' باپ کے لئے بولا جاتا ہے اور اس کا اطلاق مشائخِ کرام پر بھی ہوتا ہے۔آپ ترکستان کے شہر ''یسی'' میں پیدا ہوئے اور آپ کی قبر مبارک بھی اِسی شہر میں ہے۔آپ بہت بلند مراتب و مقامات کے حامل اور صاحبِ کرامات بزرگ تھے۔آپ بچپن سے ہی حضرت باب ارسلان علیہ الرحمہ کے

منظورِ نظر ہو کر آپ کے زیرِ تربیت آ گئے تھے۔

کہتے ہیں کہ حضرت باب ارسلان علیہ الرحمہ نے حضرت رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے آپ کی تربیت شروع کی۔ حضرت باب ارسلان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر آپ نے کلی ترقیات حاصل کر لی تھیں۔ حضرت باب ارسلان کے وصال کے بعد آپ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر درجۂ تکمیل وارشاد پر پہنچے۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت احمد یسوی مشائخِ تُرک کے سرِ حلقہ ہیں اور اکثر مشائخِ تُرک طریقت میں آپ کی طرف ہی انتساب رکھتے ہیں۔ (ماخوذ از ''رُشحات'')

9۔ حضرت خواجہ ابو منصور ماتریدی قدس سرہٗ

ابومنصو محمد بن محمد بن محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سمرقند کے علاقے ماترید میں اندازاً 238ھ / 853ء میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے الماتریدی معروف ہوئے۔ فقط دو واسطوں سے حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشہور ترین شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے شاگرد تھے۔ یہ علم الکلام اور علم العقائد کے بے مثال ماہر تھے لہٰذا انہیں امام المتکلمین اور مصلح عقائد المسلمین کہا جاتا ہے۔ ان کا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے معتزلہ کی ''تاویلاتِ قرآن مجید'' کی تردید میں ''تاویلاتِ قرآن'' کے عنوان سے جو کتاب لکھی وہ اہلِ سنت وجماعت کے نقطۂ نظر سے ایسی کتاب قرار دی گئی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اکثر حنفی علمائے عقائد و کلام میں خود کو ماتریدی لکھتے ہیں۔

اِمام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 333ھ /944ء میں جہانِ فانی سے رُخصت ہوئے۔ حنفی ماتریدی عقائد سلجوقیوں اور خلافتِ عثمانیہ کے دَور میں دُور دُور تک پھیلتے گئے خصوصًا افغانستان، سنٹرل ایشیا، جنوبی ایشیا اور ترکی وغیرہ میں۔ (ماخوذ از ''پروارِ محبوب'' پیر الطاف محمود ہاشمی مدظلہٗ)

10۔حضرت شیخ بوعلی فارمدی قدس سرہٗ

علمِ باطن میں آپ کا انتساب حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی طوسی علیہ الرحمہ سے بھی آپ کو صحبت رہی ۔حضرت شیخ بوعلی فارمدی کی وِلادت 434ہجری میں ہوئی جبکہ آپ کا وصال 511ہجری میں ہوا۔

11۔حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الاولیا ٔ،خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ کی کتاب فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ جب اٹھارہ(18) سال کی عمر کو پہنچے تو آپ بغداد چلے گئے جہاں سے آپ نے فقیہہ ابی اسحاق سے علمِ فقہ حاصل کیا اوراس میں کمال کے درجہ تک پہنچے۔آپ حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کے پیرو تھے۔آپ اصفہان، بخارا، عراق،خراسان،خوارزم اور ماورأالنہر کے علاقوں تک مقبول ہوئے اورکئی سالوں تک کوہ ِرز میں سکونت اختیار کیئے رکھی۔آپ کوحضرت عبداللہ جوینی علیہ الرحمہ سے خرقۂ خلافت عطا ہوا۔آپ کا انتساب تصوف میں حضرت شیخ عبداللہ جوینی،حضرت شیخ حسن سمنانی اورحضرت شیخ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہم سے ہے۔

آپ صاحبِ احوال وکرامات تھے۔ بغداد،اصفہان،سمرقند اور بخارا تک کے لوگوں نے آپ سے علمی ورُوحانی استفادہ کیا۔آپ440ہجری میں پیدا ہوئے اور535 ہجری میں آپ کاوِصال ہوا۔(ماخوذازرُشحات)

12۔حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔آپ غجدوان نزد بخارا میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت عبدالجلیل المعروف عبدالجمیل رحمۃ اللہ علیہ اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے، جو ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت یافتہ

تھے۔آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دی اور آپ کا نام عبدالخالق تجویز کیا۔آپ طریقت میں ''حجت'' ہیں اور آپ نے ذکرِ خفی کا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام سے اِس طرح سیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو پانی کے حوض میں اُترنے اور پانی میں ڈبکی لگا کر دل سے '' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' کا ذکر کرنے کی تلقین کی۔جب آپ نے پانی میں ڈبکی لگا کر اس طرح ذکر شروع کیا تو آپ کو اوّل تا آخر کشادگی حاصل ہوگئی۔ اس کے بعد آپ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ کی صحبت میں پہنچے۔اگر چہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کا طریقۂ ذکرِ جہری تھا لیکن آپ نے حضرت عبدالخالق غجدوانی کو ذکرِ خفی جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔حضراتِ خواجگانِ نقشبندیہ قدس سرہم کے طریقہ کی بنیاد جن گیارہ کلمات پر ہے ان میں سے آٹھ کلمات یعنی ہوش در دم،نظر بر قدم،سفر در وطن،خلوت در انجمن،یاد کرد،بازگشت،نگاہ داشت،یادداشت ہیں جبکہ دوسری تین اصطلاحات، وقوفِ عددی،وقوفِ زمانی،وقوفِ قلبی ہیں،اس طرح یہ کل گیارہ اصطلاحات ہیں۔ان پر تفصیلی اور جدید تبصرہ حضرت ملا علی بن حسین الواعظ الکاشفی کی کتاب ''رشحات'' کی روشنی میں مترجم کتاب ہٰذا کی زیرِطبع کتاب ''نورِطریقت'' میں ان شاءاللہ کیا جائے گا۔

13۔حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے خلیفہ ہیں۔ آپ کا مولد و مدفن ریوگر علاقہ بخارا نزد غجدوان ہے۔

14۔حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ

آپ کو فضل وکمال حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری سے ملا۔آپ کا مسکن و مدفن بخارا کے نزدیک وابکن شہر ہے۔آپ گل کاری کے ذریعہ اپنا رِزق معاش حاصل کرتے

تھے۔جب آپ کو اجازت وخلافت سے نواز کر دعوتِ خلق کے لئے ماذون کیا گیا تو آپ نے وقت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذکرِ جہر شروع کروایا۔جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا تاکہ سوئے ہوؤں کو بیدار کیا جائے اور غافل آگاہ ہو کر سیدھا راستہ اختیار کرے اور شریعت وطریقت پر استقامت حاصل کرے۔توبہ وانابت جس کی ہر شخص کو ضرورت ہوتی ہے،کی طرف اس سے رغبت حاصل ہوتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ ذکر جہر کی اجازت صرف اس کو ہے کہ جس کی زبان جھوٹ اور غیبت سے پاک ہو اور اس کے حلق سے حرام اور مشکوک لقمہ نہ اُترا ہو،اس کا دل ریأ سے پاک ہو،اس کے کان اور آنکھیں اللہ تعالیٰ کے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے پاک ہوں۔(ماخوذ از رُشحات)

15۔حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمود فغنوی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں۔سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کا لقب عزیزان ہے۔آپ بہت بلند مقاماتِ روحانیہ اور کراماتِ عجیبہ کے حامل بزرگ تھے۔آپ کا ذریعہ معاش کپڑا بننا تھا۔آپ نے فرمایا کہ جب حضرت منصور کو تختہ دار پر لٹکایا گیا تو اس وقت اگر حضرت عبدالخالق غجدوانی کی معنوی اولاد میں سے ایک بھی شخص وہاں موجود ہوتا تو آپ کو اس مقام سے گزار کر اگلے مقام پر لے جاتا جہاں آپ کی محویت کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی اور آپ قتل ہونے سے بچ جاتے۔(ماخوذ از رُشحات)

16۔حضرت خواجہ محمد بابا سماسی علیہ الرحمہ

آپ رامتین کے نزدیک قریہ سماس میں پیدا ہوئے اور آپ کی قبر مبارک بھی وہیں ہے۔آپ حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ کے اجلّ خلفأ میں سے ہیں۔آپ جب بھی کوشک ہندوان (جو کہ بعد میں قصر عارفاں بنی) کے قریب سے گزرتے تو فرماتے مجھے

اِس خاک سے ایک مرد کے پیدا ہونے کی خوشبو آتی ہے۔ جب حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری پیدا ہوئے تو آپ نے ان کو اپنی فرزندی میں قبول کیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یہ وہ مرد ہے، جس کی خوشبو مَیں سونگھا کرتا تھا۔ آپ نے اپنے خلیفہ حضرت سیّد امیر کلال قدس سرہٗ کو آپ کی تربیت پر مامور فرمایا۔(ماخوذ از رشحات)

17۔ حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

آپ خواجہ بابا محمد سماسی قدس سرہٗ العزیز کے افضل و اکمل خلفاءٗ میں سے ہیں۔ آپ کی پیدائش و تدفین سوخار گاؤں میں ہوئی۔ جب آپ سنِ شباب کو پہنچے تو آپ کی کُشتی کے ہنگامے بپا ہونے لگے۔ کُشتی کے مقابلہ کے دَوران ایک شخص نے آپ سے سرگوشی کے انداز میں کہا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ آپ ایک سیّد زادہ ہو کر کُشتی کھیلتے ہو اور زور آزمائی کرتے ہو۔ اس شخص کو وہیں پر نیند آ گئی اور خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ گردن تک کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔ اچانک اس کی نگاہ حضرت سیّد امیر کلال پر پڑی، آپ نے اس کے دونوں بازو پکڑ کر باہر نکال لیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو حضرت امیر نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسی دن کے لئے زور آزمائی کرتے ہیں۔ آپ بیس سال تک حضرت بابا سماسی قدس سرہٗ کی خدمت میں رہے۔(ماخوذ از رشحات)

18۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند بخاری قدس سرہٗ العزیز

آپ کی ولادت 718 ہجری میں ہوئی۔ بچپن سے ہی آپ کے چہرۂ اقدس سے آثارِ وِلایت و ہدایت نظر آنا شروع ہو گئے تھے۔ حضرت خواجہ محمود فغنوی سے حضرت خواجہ سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ تک اس سلسلۂ عالیہ میں ذکرِ جہر کیا جاتا رہا لیکن جب حضرت سیّد بہاؤالدین بخاری کا زمانہ آیا تو آپ نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے طریقۂ ذکر

یعنی ذکرِ خفی کو اس سلسلۂ عالیہ میں جاری کر دیا۔ آپ کا وِصال 791 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مرقدِ انور "قصرِ عارفاں" نزد بخارا میں ہے۔ (ماخوذ از رشحات)

19۔ حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد بن محمد بخاری ہے۔ جب آپ کے والد حضرت خواجہ محمد علیہ الرحمہ کی وفات ہوئی تو آپ نے اپنے والد کی میراث میں سے کچھ نہ لیا اور مجرد زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیا، آپ بخارا کے ایک مدرسہ میں داخل ہو گئے جب آپ نے حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین بخاری کے چہرۂ انور کو دیکھا تو آپ نے علومِ درسیہ کو ترک کر دیا اور حضرت خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہنے لگے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کو ہمیشہ اپنے پاس بٹھاتے اور متواتر آپ پر توجہات ڈالتے رہتے۔

حضرت خواجہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری علیہ الرحمہ کی صحبت کے اوائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ ایک دن جب حضرت خواجہ کھڑے تھے تو مَیں نے آپ سے اپنے دل کی کیفیت کو بیان کیا، حضرت خواجہ نے میرے پاؤں پر اپنا پاؤں مبارک رکھا تو مجھے تمام موجودات کا مشاہدہ حاصل ہو گیا۔ جب مَیں اِس کیفیت سے واپس پلٹا تو آپ نے فرمایا نسبت اس کو کہتے ہیں نہ کہ اپنے دل کو سہ روزہ چاند کی طرح چمک دار دیکھنے کو۔ (ماخوذ از رشحات و حضرات القدس)

20۔ حضرت مولانا خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہٗ

آپ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے کبار خلفأ میں سے تھے، آپ ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ تھے۔ آپ غزنی کے نزدیک چرخ گاؤں کے رہنے والے تھے جبکہ مدفن علاقہ "حصار" کے ایک گاؤں میں ہے۔

21۔حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار قدس سرہٗ

آپ کا انتساب حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ سے ہے۔حضرت مولانا یعقوب چرخی نے خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار کو اِجازت وخِلافت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ آپ کو ہم سے ملا ہے لوگوں تک پہنچاؤ۔آپ کا وِصال 895ہجری میں ہوا۔آپ کے وِصال کے وقت عجب کرامت ظاہر ہوئی کہ آپ کا وِصال مغرب اور عشأ کے درمیان ہوا،اس وقت آپ کی پیشانی سے ایسا نور نکلا کہ اس کی روشنی نے تمام شمعوں کی روشنیوں کو ماند کردیا۔

22۔حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی قدس سرہٗ

آپ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار سے منسوب ہیں، آپ ان کے اعظم واکرم خلیفہ ہیں۔آپ علاقہ حصار کے گاؤں وخش یا وخشوار میں پیدا ہوئے۔آپ حضرت مولانا یعقوب چرخی کے قریبی رشتہ دار ہیں۔آپ ایک واسطہ سے حضرت مولانا یعقوب چرخی کے مرید ہیں لیکن آپ حضرت عبیداللہ احرار قدس سرہٗ سے بیعت ہوکر مشرف بہ خلافت ہوئے۔آپ کا وِصال 936ہجری میں ہوا اور آپ کو موضع وخش میں ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

23۔حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے ماموں حضرت مولانا محمد زاہد قدس سرہٗ العزیز سے خلافت ونسبت یافتہ ہیں۔ آپ ہی ان کے نائبِ مناب ہوئے۔آپ نہایت پرہیزگار اور طریقِ گمنامی پر عمل پیرا تھے۔اپنے حالات کو خفیہ رکھنے کے لئے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔آپ اپنے آپ کو اِسی پردہ میں چھپاتے رہے کہ ایک دن ایک تُرک درویش نے آپ کے اس پردۂ گمنامی کو فاش کردیا۔وہ جب آپ کے شہر کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ مجھے یہاں سے کسی ’’مردِ کامل‘‘ کی خوشبو آتی ہے اور اس نے آپ کی طرف اشارہ کرکے یہ بات

کی۔ آپ 970 ہجری میں اس دارِفانی سے رخصت ہوئے۔

24۔حضرت مولانا خواجگی اُملکنگی رحمۃ اللہ علیہ

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت مولانا درویش محمد سے ہے۔آپ نے انہی سے تکمیلِ ارشاد کی اور تیس سال تک اپنے والد حضرت درویش محمد قدس سرہٗ کی مسند پر جلوہ افروز رہے۔آپ سے اُمرأوفقرأاور علمأ وفضلأ نے اکتسابِ فیض کیا۔

آپ نے 90 برس کی عمر میں 1008 ہجری میں وِصال فرمایا۔آپ کا مولد و مدفن ''اُملکنہ'' گاؤں جو سمرقند کے مضافات میں ہے،مرجعٔ خلائق ہے۔

25۔حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہٗ العزیز

طریقتِ نقشبندیہ میں آپ کا انتساب حضرت خواجگی اُملکنگی علیہ الرحمہ سے ہے۔آپ کی تربیت بہ طریقِ اویسی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری سے ہوئی۔آپ کے والدِ گرامی کا نام عبدالسلام خلجی سمرقندی قریشی تھا جو عالمِ باعمل اور صاحبِ حال بزرگ تھے۔

آپ طریقۂ عزیزان نقشبندیہ کے مطابق مغلوب الحال تھے۔۔آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا صادِق حلوائی علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور پھر ماوراُالنہر تشریف لے گئے۔آپ کی علمی قابلیت اس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی کہ آپ کے جملہ احباب ادِق مسائل کا حل آپ کی بارگاہ سے چاہتے تھے۔حضرت خواجہ ایک سال تک لاہور میں مقیم رہے پھر دہلی تشریف لے گئے۔آپ عام طور پر نمازِ عشأ کے بعد مراقب ہوتے اور اِسی میں فجر کر دیتے۔ ہمیشہ اپنے سر کو جھکائے رکھتے تھے،اگر اتفاقاً کسی پر نظر پڑ جاتی تو وہ شخص بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور جو لوگ ان کا تماشا دیکھنے آتے وہ بھی صوفیوں کو دیکھ کر زمین پر تڑپنے لگتے۔

آپ کا طریق،گمنامی،گوشہ نشینی اور عاجزی وانکساری تھا۔اکثر طالبوں کو ذکرِ قلبی کی

تلقین کرتے۔ بہت سے طالب تو آپ کے صرف دیدار سے ہی نسبت حاصل کر لیتے۔

آپ کا وِصال 1012 ہجری میں ہوا۔ آپ کا روضۂ پاک دہلی بھارت میں ہے۔

26۔ حضرت شیخ احمد، مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ العزیز

آپ کا انتساب حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ آپ کی وِلادت ماہِ شوال 971 ہجری کو سرہند شریف میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی عمر میں ہی قرآنِ مجید حفظ کر لیا تھا۔ علم کی تکمیل کے لئے آپ سیالکوٹ تشریف لائے جہاں سے آپ نے حضرت مولانا کمال کشمیری اور حضرت مولانا یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہما سے معقولات اور علم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں علومِ ظاہری کی تحصیل مکمل کر لی تھی۔

آپ ہزار سالہ مجدد ہیں، آپ نے اکبر کے دینِ الٰہی کو چیلنج کیا اور اپنی بے مثال استقامت سے بالآخر اپنے مؤقف کو منوانے اور اسلام کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ کا وِصال 28 صفر 1034 ہجری کو ہوا اور آپ کا مرقدِ انور سرہند شریف میں اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔

27۔ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی وِلادت 1007 ہجری میں ہوئی۔ آپ کو طریقتِ نقشبندیہ میں نسبت اپنے والدِ گرامی سے حاصل ہے۔ آپ نے طریقتِ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت میں اپنی تمام زندگی صرف کردی۔ 9 ربیع الاول 1079 ہجری میں آپ کا وِصال ہوا۔

28۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمہ

آپ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ کی وِلادت رمضان 1034 ہجری میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وِصال کے چند ماہ بعد ہوئی۔ آپ

نے اکثر کتب اپنے چچا حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔آپ کی نسبت اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم سے ہے۔آپ کی وفات 29 محرم الحرام 1114 ہجری کو ہوئی۔

29۔حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت ابوالعلی بن حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما کے فرزند ہیں۔آپ کی وِلادت 1093 ہجری میں ہوئی،علومِ ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیئے۔ آپ کا وِصال 4 ذیقعد 1152 ہجری کو ہوا۔

30۔حضرت سیّد قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی سیّد محمد اشرف ہے۔آپ کی وِلادت بخارا میں 1047 ہجری میں ہوئی اور علومِ ظاہری کی تکمیل بخارا ہی میں کی۔اس کے بعد پیرِ کامل کی تلاش میں سرہند پہنچے اور حضرت خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے علومِ باطنی میں کمال حاصل کیا۔پندرہ سال شیخ کی خدمت میں رہ کر خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔آپ کا وِصال مدینہ منورہ میں 11 رجب 1180 ہجری کو ہوا اور حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّد آدم بنوری و حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہما کے قریب آسودۂ خاک ہوئے۔

31۔حضرت حافظ سیّد جمال اللہ رامپوری قدس سرہٗ

آپ گجرات (پاکستان) میں 1137 ہجری میں پیدا ہوئے۔آپ نے سیر سیاحت کے دوران بہت سے مشائخ کی زیارت کی۔آپ سرہند پہنچے تو حضرت سیّد قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت نقشبندیہ مجددیہ حاصل کی۔سرہند شریف کی ویرانی کے بعد آپ رامپور (مصطفٰی آباد) منتقل ہوگئے۔آپ کا وِصال 4 صفر 1209 ہجری کو ہوا،مرقدِ انور رامپور بھارت میں ہے۔

32۔حضرت خواجہ سیّد محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ

آپ موضع چودھواں ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔آپ کی بیعت و خلافت حضرت سیّد جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔آپ کا وِصال 7 ذوالحجہ 1220 ہجری کو ہوا، مزارِ مبارک قصبہ چودھواں ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے۔

33۔حضرت خواجہ سیّد محمد فیض اللہ گیلانی تیراہی علیہ الرحمہ

آپ کی وِلادت 1143 ہجری میں ہوئی۔آپ کے والد سیّد خان محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ گردیز افغانستان سے ہجرت کر کے موضع ڈوڈہ نزد کوہاٹ تشریف لائے اور یہاں آپ نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور خود علومِ درسیہ کی تعلیم دینے میں مشغول ہوگئے۔حضرت سیّد محمد فیض اللہ گیلانی نے اِسی درس میں اپنے والدِ گرامی سے علومِ ظاہری کی تکمیل کی اور اپنے والد کے وِصال کے بعد اس درس کا انتظام سنبھالا۔جب سکھوں نے اس علاقہ پر قبضہ کرلیا تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ یہاں سے ہجرت کر کے تیزئی علاقہ تیراہ چلے گئے۔جس مقام کو آپ نے سکھوں کے خلاف جہادی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، اس کو بعد میں اخوندکوٹ کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔اسی دوران احمد شاہ ابدالی نے بھی سکھوں کے خلاف جہاد شروع کردیا۔آپ نے اپنی خدمات کو احمد شاہ ابدالی کے سپرد کردیا تاکہ سکھوں کے خلاف مشترکہ حکمت عملی اپنا کر جہاد کیا جائے۔

اسی دوران آپ کی ملاقات حضرت سیّد جمال اللہ رامپوری سے ہوئی اور آپ نے احمد شاہ ابدالی کی فوج کو چھوڑ کر اپنے مرشد کی ملازمت اختیار کرلی۔آپ کے مرشد نے تربیت کے لئے آپ کو حضرت سیّد محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ کے حوالہ کردیا، جن کے فیضِ نظر سے آپ نے علومِ باطنی میں کمال حاصل کیا۔جب آپ کو خلافت و اِجازت سے نوازا گیا تو آپ نے

اخوندکوٹ تیراہ شریف کو اپنے فیوضاتِ روحانیہ کی تقسیم کا مرکز بنایا۔آپ کا وِصال1235 ہجری میں ہوا،مزارِمبارک اخوندکوٹ نزد تیزئی علاقہ تیراہ میں مرجع خلائق ہے۔

34۔حضرت خواجہ سیّدنورمحمد گیلانی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہٗ خواجگان،غوثِ زمان،قطبُ الاقطاب،مظہرکرامات،جامعِ کمالات،دافعِ بدعات، وارثِ کمالاتِ نبویہ،امامِ طریقت،رہبرشریعت،آگاہِ حقیقت مولانا خواجہ سیّدنورمحمد تیراہی ثم چوراہی رحمۃ اللہ علیہ علمائے راسخین سے تھے۔آپ نے اپنے والدِگرامی سیّدفیض اللہ گیلانی تیراہی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقتِ نقشبندیہ مجددیہ کا فیض حاصل کیا۔

آپ کا اِسمِ گرامی سیّدنورمحمد گیلانی،عُرف باباجی قدس سرہٗ،والدِگرامی کا نام سیّدفیض اللہ قدس سرہٗ ہے۔سن پیدائش غالباً1179ھ1765ء ہے۔آپ قبائلی علاقہ تیراؔہ کے گاؤں اخوند کوٹؔ،تیزیٔ شریف میں پیدا ہوئے۔جب آپ کی پیدائش ہوئی تو آپ کے والدِگرامی سیّدمحمد فیض اللہ قدس سرہٗ نے فرمایا:''مجھے تین دن پہلے اس کی بشارت ہوچکی ہے کہ فرزندم سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اوراسلام کے لئے تقویت کا باعث ہوگا۔''

آپ گیلانی سیّد تھے۔شجرہ نسب پیرانِ پیرغوث الاعظم شیخ عبدالقادِر جیلانی قدس سرہٗ کے واسطہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح ملتا ہے:

''نورمحمد بن فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن سلطان بن شیخ الاسلام بن عبدالرسول بن موسیٰ بن عبد القادر بن حسن بن محی الدین ابوالنصر بن ابوصالح بن عبدالرزاق بن غوث الاعظم سیّدعبدالقادر جیلانی بن ابی صالح بن موسیٰ بن عبداللہ الجیلی بن یحییٰ زاہدی بن محمد مورث بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ الحوارث بن موسیٰ الجون بن عبداللہ حسن مثنیٰ بن امام حسن رضی اللہ عنہ ابن علی المرتضیٰ واز مادرسیّدۃ النسأ فاطمہ الزہرأ بنت خاتم الرسل

ہادیٔ سبل سیّد المرسلین حضرت محمد مصطفٰے علیہ وآلہٖ الصلوٰۃ والسلام۔"

آخری عمر میں 1284ھ میں چورا شریف تشریف لائے اور قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ یہاں قیام پذیر رہنے کے بعد 1286ھ میں وِصال فرمایا۔ باوا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چار فرزند تھے، جن کے نام یہ ہیں؛

سیّد احمد گل گیلانی، سیّد فقیر محمد گیلانی، سیّد دین محمد گیلانی اور سیّد شاہ محمد گیلانی

بابا جی صاحب کے چاروں فرزند صاحبانِ علم وعرفان تھے۔ اِن حضرات نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے میں صرف کر دی۔ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیضان ہے کہ آج تک آپ کی اولاد نسل در نسل خدمتِ دین میں مصروف ہے۔ اس طرح بہت کم ہوا ہے کہ کسی ولی کامل کی اولاد اتنے لمبے عرصہ تک اپنے بزرگوں کے راستے پر گامزن رہ سکی ہو لیکن یہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاص کرامت ہے کہ چھ نسلوں کے گزرنے کے باوجود آپ کا مشن جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

35۔ حضرت سیّد شاہ محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی خواجہ سیّد نور محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند سیّد شاہ محمد گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سیّد شاہ محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن، صاحبِ علم وعرفان تھے۔ سن پیدائش اغلباً 1235ھ 1819ء اور 1240ھ 1824ء کے درمیان ہے۔

آپ کی صحبت میں عجیب اثر تھا، اپنوں کا تو کیا ذکر بیگانے بھی دیکھتے تو پکار اُٹھتے کہ یہ زمانہ کے ولی ہیں۔ کئی غیر مسلم آپ کی صحبت کی بدولت راہِ راست پر آئے اور دینِ اسلام قبول کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جن میں میاں محمد اسلام سرانوالی ضلع سیالکوٹ (حال سرانوالی چک 123 بھلیر تحصیل سانگلہ ہل، میاں غلام محمد، میاں محمد اعظم شامل ہیں۔ آپ

کی توجہ اس قدر زبردست تھی کہ جس پر بھی خصوصیت سے نظر پڑ گئی، اس کا بیڑہ پار ہو گیا۔

قریباً اسی برس کی عمر مبارک میں آپ 17 رجب المرجب 1315ھ 1898ء کو اِس عالمِ فانی سے رُخصت ہو کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے دو صاحبزادگان سیّد اِمام شاہ گیلانی اور سیّد غلام محمد شاہ گیلانی قدس اللہ اسرار ہما تھے۔

36۔ حضرت سیّد غلام محمد شاہ گیلانی علیہ الرحمہ

آپ حضرت خواجہ سیّد شاہ محمد گیلانی المعروف حضراتِ خورد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ وِلادتِ باسعادت تیزئی شریف میں ہوئی۔

آپ تبلیغِ دین کے سلسلہ میں بہت سرگرم تھے۔ کشمیر میں آپ کا بہت ہی اثر تھا۔ سردار مختار خاں کے پاس پلندری کے مقام پر اکثر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہاں آپ عموماً محافل منعقد فرمایا کرتے اور پھر آگے آگے خود کلمہ شریف پڑھتے اور احباب آپ کے پیچھے پیچھے پڑھتے، اس طرح سب گاؤں والوں کو کلمہ، نماز اور دوسری ضروریاتِ دین سے روشناس کراتے کیونکہ اس علاقہ کے مسلمان ڈوگرا راج کی وجہ دین اسلام سے بہت دور ہو چکے تھے اور برائے نام مسلمان رہ گئے تھے۔

آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے، اِسی طرح محفل قائم فرماتے اور وعظ و نصیحت فرماتے، بہترین مقرر اور خطیب تھے۔ اندازِ بیان کی خوش اُسلوبی اپنی مثال آپ تھی۔

آستانہ عالیہ چورا شریف میں پہلے مبلغ و خطیب تھے، جنہوں نے منبر و محراب سے اعلائے کلمۃ الحق بلند فرمایا۔ آپ کی اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ دین کی خدمات یادگار ہیں اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اندازِ خطابت ایسا مسحور کن ہوتا تھا کہ جس کو سن کر ہندوؤں کی ایک معتد بہ تعداد مسلمان ہو جاتی تھی۔

آپ کے کمالات اور چہرۂ انور کی ملاحت دیکھ کر لوگ فریفتہ ہو جاتے تھے۔

تاریخِ وفات 28 ربیع الثانی 1326ھ 1908ء ہے۔

37۔ حضرت سیّد محمد سعید شاہ گیلانی علیہ الرحمہ

آپ حضرت خواجہ سیّد غلام محمد شاہ گیلانی قدس سرہٗ کے دوسرے صاحبزادے اور حضرت قبلۂ عالم باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے اور محبوب فرزند قبلہ سیّد شاہ محمد گیلانی قدس سرہٗ کے پوتے تھے۔ اسمِ گرامی سیّد محمد سعید گیلانی المعروف مولوی صاحب، اسمِ بامسمیٰ تھے، یعنی آپ کا وجودِ مسعود نہایت سعید تھا۔ آپ کی وِلادتِ باسعادت غالباً 1309ھ 1891ء میں ہوئی۔

آپ نے علومِ درسیہ کو نہایت مشکل حالات میں مکمل کیا۔ آپ اپنے خاندان میں ''مولوی صاحب'' کے نام مشہور ہوئے۔ آپ نہایت زیرک، صاحبِ علم تھے۔ آپ کی تمام زندگی دُنیاوی حرص و ہوس سے دُور رہی۔ آپ کے متعلق خاندانِ چوراہیہ کی ایک بزرگ شخصیت کا یہ فقرہ مشہور ہے کہ اگر مولوی سیّد محمد سعید شاہ گیلانی اپنے علم کے زور پر دُنیا حاصل کرنا چاہتا تو اس زمانے میں اس سے بڑھ کر کوئی امیر نہ ہوتا لیکن آپ نے اپنے بزرگوں کے ورثہ کو ہی سب سے بڑی دولت سمجھا۔ علمِ دین سے آپ کی محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ نے اپنے پانچ فرزندوں کو دین و دُنیا کے علوم سے روشناس کرایا۔ یہ آپ کا فیضانِ نظر ہی ہے کہ آج بھی آپ کی اولاد میں علم سے شغف رکھنے والے موجود ہیں۔

مکھڈ شریف میں آپ نے ایک عرب قاری سے سندِ قرأت حاصل کی۔ قرآنِ مجید کی تلاوت اس قدر خشوع و خضوع سے فرماتے کہ آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

آپ علومِ باطنی کے حصول کے لئے اپنے ماموں جان قبلہ سیّد حضرت شاہ گیلانی قدس سرہٗ بن حضرت خواجہ سیّد دین محمد گیلانی عرف حضرت مُلا جی قدس سرہٗ سے چہار سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ میں بیعت ہو کر بہت تھوڑے عرصہ میں چاروں سلاسلِ عالیہ میں خلافت و اجازتِ بیعت سے سرفراز ہوئے۔

مرشدِ باصفا نے قلیل عرصہ میں مشاہدۂ جمال کی لذت سے آشنا کرکے حضوری کے کیف وسُرور سے آپ کا دامن بھر دیا۔ کیونکہ آپ کی طلب صادق تھی، اس لئے وصلِ حقیقی سے فیضیاب ہوئے۔ نیز صغرسنی میں والدِ مکرم حضرت قبلہ سیّد غلام محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجازتِ بیعتِ سلسلہ مرحمت فرمائی تھی۔

تبلیغِ دین کے لئے آپ نے اپنی تمام عمر سوائے آخری چند سالوں کے سفر میں گزاردی اور دین حقہ کی تبلیغ کی خاطر اپنے آرام وآسائش کی کوئی پرواہ نہ کی۔ خصوصاً کشمیر کے علاقہ میں جہاں رسل ورسائل کا کوئی انتظام نہ تھا اور وہاں کا سفر بے حد دُشوار گزار تھا۔ آپ نے اشاعتِ دین کے لئے میلوں پیدل سفر کرکے گھر گھر پیغامِ توحید ورسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سنایا۔ وہاں کے ہندو راجہ سے مسلمانوں کو حقوق دِلوانے کے لئے گراں بہا کوششیں کیں۔ موضع پلندری میں آپ نے ''انجمن تعلیم القرآن'' کی بنیاد رکھی۔

مئی 1969ء میں انجمن تعلیم القرآن پلندری کی درس گاہ کے فارغ التحصیل طلبأ کی دستار بندی کی تقریب کی صدارت کے لئے آپ پلندری تشریف لے گئے، وہیں 9 ربیع الاوّل 1389ھ 26 مئی 1969ء بروز سوموار نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد سینہ مبارک میں ہلکا سا درد اُٹھا۔ خادِم محمد صادق حاضر تھا، آپ کے فرمان کے مطابق اس نے آہستہ آہستہ سینہ مبارک دبانا شروع کیا۔ اِسی دوران آپ کے لبوں سے ''اللہ اللہ'' کی مدہم سی آواز آنا شروع ہوئی، چہرۂ انور پر تبسم تھا۔ حاضرین اکٹھے ہوکر حال دریافت کررہے تھے کہ آپ جان جانِ آفریں کے سپرد کرکے بارِ عظیم سے سبکدوش ہوگئے۔ چہرۂ مبارک پر اس طرح کا تبسم قائم تھا جس کے متعلق درویشِ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

نشانِ مردِ مؤمن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

حضرت خواجہ سیّد محمد سعید شاہ گیلانی قدس سرہٗ کے پانچ صاحبزادگان آستانہ عالیہ نوریہ چوراشریف کی زینت بنے؛1۔سیّد محمد محمود الحسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، 2۔سیّد محمد مسعود الحسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، 3۔سیّد محمد مختار الحسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، 4۔سیّد محمد طفیل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، 5۔سیّد محمد طیب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

38۔حضرت سیّد محمد مسعود الحسن شاہ گیلانی المعروف صوفی صاحب علیہ الرحمہ

آپ حضرت خواجہ سیّد محمد سعید شاہ گیلانی قدس سرہٗ کے دوسرے فرزند تھے۔ وِلادتِ باسعادت 2 جولائی 1923ء 1342ھ کو آستانہ عالیہ نوریہ چوراشریف میں ہوئی۔

آپ اپنے وقت کے جید ترین علماءٗ میں سے تھے۔آپ کے جلیل القدر اساتذہ میں مفتی احمد یار خان نعیمی، مفتی محمد حسین نعیمی،سیّد ابوالبرکات صاحب،سیّد وِلایت شاہ، حافظ خان عالم صاحب، قاضی عبدالسبحان صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔آپ کو اپنے خاندان میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد والد بزرگوار نے نہایت قلیل عرصہ میں سلوکِ مجددیہ سے نواز کر معرفت اِلٰہی کی منزل پر پہنچایا اور خلافت واجازتِ بیعت چہار سلسلہ سے نواز کر تبلیغِ دین کے لئے بھیجا۔علمی شغف پورا کرنے کے لئے محکمہ تعلیم سے منسلک ہوگئے اور 1983ء میں ریٹائر ہونے کے بعد پوری دلجمعی کے ساتھ تبلیغِ دین اور اصلاحِ عامہ کے لئے ہمہ تن مصروف ہوگئے۔

آپ کو باباجی خواجۂ خواجگان سیّد نور محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد محبت تھی۔آپ کی گفتگو اور تقاریر ان حضرات کے تذکرہ سے مزین ہوتی تھیں،آپ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد ونظریات کے زبردست حامی تھے۔آپ کو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر بعض لوگوں کے اعتراض اتنے ناگوار گزرے کہ آپ نے تمام مصلحتوں سے بے پرواہو کر ایک کتاب "توضیحاتِ مجددیہ" لکھی۔آپ نے باقاعدہ درسِ مکتوباتِ امام ربانی کا

سلسلہ شروع کیا اور تاحیات اِسے جاری رکھا۔

تمام عمر مبارک عقائدِ اہل سنت کی ترویج واشاعت میں صرف فرمائی۔

تبلیغِ دینِ اسلام کے جذبے کے تحت آپ نے جماعت خدامِ اہل سنت رجسٹرڈ فیصل آباد میں قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔آپ جماعت کے پہلے سرپرستِ اعلیٰ تھے۔الحمدُ للہ! جماعت حکومت پنجاب سے فروری 1981ء سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی اور تبلیغِ دین میں حتی المقدور کوشاں رہی، کئی تبلیغی پمفلٹ اور رسائل طبع کرا کے مفت تقسیم کئے اور تاحال جماعت آپ کے جلیل القدر صاحبزادے پیر سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی مدظلہٗ کی سرپرستی میں بڑے ہدف حاصل کر چکی ہے اور دینِ اسلام کی سچی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔

آپ 14 فروری 2000ء کو اِس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے اور چوراشریف میں مدفون ہوئے۔اقبالؔ کے اس شعر کے مصداق چہرۂ مبارک پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی ؎

نشانِ مردِ مؤمن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

آپ کے تین صاحبزادے یادگارِ اسلاف ہیں؛

1۔پیر سیّد ظفر مسعود شاہ گیلانی مدظلہٗ 2۔پیر سیّد بدر مسعود شاہ گیلانی مدظلہٗ (مترجم کتاب ہٰذا) آپ دونوں صاحبزادگان کی وِلادتِ باسعادت 14 دسمبر 1961ء 1380ھ کو ہوئی۔ 3۔پیر سیّد طارق مسعود شاہ گیلانی مدظلہٗ کی وِلادتِ باسعادت یکم اپریل 1963ء 1382ھ کو ہوئی۔

---------☆--------

(حصہ اوّل)

وظائفِ نوریہ

(قلمی بیاض)

حضرت سیّد شاہ محمدؐ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ابن

حضرت خواجہ خواجگان سیّد نور محمد گیلانی چوراھی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

پیر سیّد بدر مسعود گیلانی، چورا شریف

ایم۔اے، اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)

بہترین پرنٹنگ، اعلیٰ آفسٹ کاغذ،

بزرگانِ نقشبندیہ چوراہیہ کے شجرہ ہائے طریقت

اور معمولات و وظائف کا خوبصورت اور مستند تذکرہ

(حصہ دوم)

وظائفِ نوریہ

(قلمی بیاض)

حضرت سیّد شاہ محمدؐ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ابن

حضرت خواجہ خواجگان سیّد نور محمد گیلانی چوراھی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

پیر سیّد بدر مسعود گیلانی، چورا شریف

ایم۔اے، اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)

(زیرِ طبع)

جماعت خدام اہلسنت کے بانی وسرپرست،

نائبِ مجدد، صوفیٔ باصفا حضرت **صوفی سید مسعود الحسن گیلانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے باکمال قلم سے نکلی ہوئی دلوں کو زندہ کرنے والی تحریر

توضیحاتِ مجدّدیہ

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معترضین کو نئی دعوتِ فکر

صفحات 256 — ہدیہ کتاب 150 روپے

طبع کردہ: **جماعت خدام اہلسنت**، چوراشریف (پاکستان)

سلسلہ نقشبندیہ اور آستانہ عالیہ نوریہ چوراشریف کے بزرگان کے حالات کے علاوہ

برصغیر کی نقشبندی خانقاہوں کے اسلاف اور اخلاف کا خوبصورت تذکرہ

جواہرِ نقشبندیہ

مصنف: **محمد یوسف مجددی** رحمۃ اللہ علیہ

صفحات، 1000 — آفسٹ پرنٹنگ

کتاب کا چوتھا ایڈیشن ضروری اصلاح واضافے کے ساتھ انشاءاللہ عنقریب طبع ہو رہا ہے۔ رابطہ کے لئے،

__ سید بدر مسعود شاہ گیلانی، آستانۂ عالیہ چوراشریف، ضلع اٹک، فون: 0345 5516250

__ قاری یٰسین اصغر سانگلہ ہل، فون: 0341 6133595

__ جلیل احمد فیصل آباد، فون: 0300 7291086

__ جمیل احمد عارف لاہور، فون: 0300 4012035

(زیرِ طبع)

سادات چورا شریف کے سلسلۂ نسب پر اہم دستاویز

اثبات النسب

فی نسب سیّد نور محمد چوراہی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نسب سادات چورا شریف

مؤلّف

پیر سیّد بدر مسعود گیلانی، چورا شریف

ایم۔اے، اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)

معاون مؤلّف

پیر سیّد مطیع قادر شاہ گیلانی، چورا شریف

ایم۔اے، اسلامیات، انگلش، فاضل بھیرہ شریف

بہترین پرنٹنگ، اعلیٰ آفسٹ کاغذ، صفحات: 272 ، ہدیہ: 170 روپے

ملنے کے پتے

--- سید بدر مسعود شاہ گیلانی، آستانۂ عالیہ چورا شریف، ضلع اٹک فون: 0345 5516250

--- قاری یٰسین اصغر سانگلہ ہل فون: 0341 6133595

--- جلیل احمد فیصل آباد فون: 0300 7291086

--- جمیل احمد عارف لاہور فون: 0300 4012035

کتاب ہٰذا کی تمام تر آمدنی جماعت خدام اہل سنت کے نام وقف ہے۔